ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
مصدر فیوض
آگرہ طبع شد

بہت کفایت سے تیار یان
صاحب کو ضرورت ہو منگا لین
آگرہ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے اسم خدا ورد جان — پھر اسکے فعل اور حرف عیان
پڑھون پھر درود رسول — کہ آل و اصحاب کا بھی شمول
کرون بعد اسکے ہندی زبان — کئی قاعدے فارسی کے بیان
کہ ہندی زبانون کو ہو فائدہ — لگے ہاتھ یہ فارسی کا قاعدہ
جو اسکو پڑھے اس سے ہے اب — کرے نیک نیتی سے حق میں دعا

بعد حمد خدا اور نعت رسول کے یہ نالایق نذیر الدین حسن سنبھلی قریشی ہاشمی
شاہ غلام محی الدین اویسی التماس رکھتا ہے کہ یہ رسالہ کہ نام اسکا
مصدر فیض ہے اور تاریخ اسکی تصنیف کی اس نام سے حاصل
ہے واسطے فارسی سیکھنے والون کے شہر بریلی بیچ رفاقت اور ملازمت
امیر عالی مقام سردار والا احتشام سخن سنج معنی شناس کرم گستر فیض اساس نواب
عالیجناب احمد یار خان بہادر خلف نواب ذوالفقار الدولہ محمد ذوالفقار
خان شہامت جنگ کے جمع کیا گیا لازم ہے کہ مبتدی اسکو خوب یاد کرین
بہت جلد مشکلات فارسی انپر آسان ہوئن ۔ الٰہی یہ رسالہ مقبول ہوا
پڑھنے والونکو علم حصول ہو یہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ اور ... باب ...

در بیان اصطلاحات قواعد کہ دانستن آن ضرور است

پیش ــ زبر ــ زیر کو کہتے ہیں ـ
حرکت وہ حرف کہ پیش یا زبر یا زیر رکھتا ہو
ضم رفع پیش کو کہتے ہیں ـ
فتح نصب زبر کو کہتے ہیں ـ
کسر جر زیر کو کہتے ہیں ـ
مضموم مرفوع وہ حرف کہ پیش رکھتا ہو
مفتوح منصوب وہ حرف کہ زبر رکھتا
مکسور مجرور وہ حرف کہ زیر رکھتا ہو
سکون جزم کو کہتے ہیں
ساکن اور مجزوم وہ حرف کہ جزم رکھتا ہو
الف ممدودہ وہ الف کہ دوسرے الف
کے ساتھ ملکے پڑھا جاوے جیسے الف آمدن میں
الف مقصورہ وہ الف کہ دوسرے الف کو
نہ ملے جیسے اگر میں
تشدید ملاکر پڑھنا ایک جنس کے دو حرفوں کو
جیسے حقا میں دو قاف پڑھے جاتے ہیں
مشدد وہ حرف کہ جس پر تشدید ہو جیسے
فرخ کی رے اور حقا کا قاف
ماقبل ایک حرف سے دوسرا حرف کہ

داہنی طرف کے ہو جیسے رب میں رے ماقبل بے کی
مابعد ایک حرف سے دوسرا حرف کہ
بائیں طرف سے ہو جیسے آب میں بے
مابعد الف کے ـ
موقوف وہ حرف ہے کہ وہ اوسکا ماقبل
متحرک ہو جیسے دال زرد کی اور سین
اور سین ــ دوست کا
مہملہ اور غیر منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ
نہ رکھتا ہو جیسے ا ح د ر س ص ط ع
ک ل م و ہ
فوقانی وہ حرف کہ اوپر نقطہ رکھتا ہو
تحتانی وہ حرف کہ نیچے نقطہ رکھتا ہو
تازی وہ حرف جو زبان عربی [illegible]
عجمی وہ حرف کہ زبان عربی میں نہیں ہیں
اور زبان فارسی سے خصوصیت رکھتے
ہیں جیسے پ چ ژ گ اور ان حرفوں
کو فارسی بھی کہتے ہیں ـ
موحدہ وہ حرف کہ ایک نقطہ رکھتا ہو
جیسے ب

مثناۃ وہ حرف کہ دو نقطے رکھتا ہو جیسے ت
مثلثہ وہ حرف کہ تین نقطے رکھتا ہو جیسے ث
واو معروف وہ واو کہ ماقبل اسکے
ضمہ ہو اور خوب ظاہر پڑھی جاوے
جیسے واو نور کا
واو مجہول وہ واو کہ ماقبل اسکے
ضمہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھی جاوے
یای معروف وہ یے ہے کہ جسکے
ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر پڑھی
جاوے جیسے یے بی کی
مجہول وہ یے ہے کہ جسکے ماقبل کسرہ
ہو مگر خوب ظاہر نہ پڑھی جاوے
جیسے [illegible] اور بے کی
حذف دور کرنا کسی لفظ کا
محذوف وہ لفظ جو دور کیا گیا ہو
ملفوظ وہ حرف جو پڑھنے میں آوے
غیر ملفوظ وہ حرف کہ پڑھنے میں نہ آوے
واو معدولہ وہ واو ہے کہ لکھنے میں
آوے اور پڑھنے میں نہ آوے
جیسے خود اور خویش میں
ہائے مختفی وہ ہے کہ واسطے اظہار

حرکت کے آخر کلمہ کے لکھتے ہیں جیسے
مثنا یہ وہ حرف ہے کہ اسمیں ایک صو
ہوں جیسے ب ت ث
مخفف وہ لفظ کہ جسمیں کوئی حرف کم کیا
صیغہ لفظ کو کہتے ہیں
مشتق وہ کلمہ کہ کلمے سے بنایا گ
جیسے آمد مشتق ہے آمدن سے
مخاطب وہ شخص ہے کہ جس سے بات ک
مرادف وہ دو لفظ کہ ہم معنی ہوں
نکرہ وہ لفظ کہ غیر معین ہے جیسے مرد
ہر مرد کو مرد اور ہر زن کو زن کہتے
معرفہ وہ لفظ کہ کہنا اسکا طرف کسی ایک
ذات کے مخصوص ہو دوسرے پر جائز نہیں جیسے
مقدر وہ لفظ ہے کہ عبارت میں نہ ہو
معنی اسکے لئے جاویں جیسے ابتدا اسکی نظ
ہے بنام جہان و جان آفریں کا
اشباع دراز کرنا حرکت کا اسطرح کہ ضمہ کی درازی سے واو
فتحہ کی درازی سے الف اور کسرہ کی درازی سے یای پیدا ہو
جیسے انا ور انا وا چار اچار آتش آتیش
ترخیم دور کرنا حرف کا کلمہ کے آخر سے جیسے مان مرخم
مانند کا اور خم کے معنی تمام کیا گیا ۔

اول در ذکر الفاظ مفرد و بیان کلمہ و تعریف افعال وغیرہ

تعریف کلمہ - کلمہ ایک لفظ ہے با معنی کہ زبان سے آدمی کے نکلے وہ تین قسم ہے
فعل اور حرف - اسم وہ ہے کہ اوسکے معنی مین زمانہ پایا جاوے اور اوسکے
نند تیر اور پیای کے اسکین در کے معنی بیچ بر کے معنی اوپر - برای کے معنی واسطے جیسے
تخت گل - زید وغیرہ - مثلاً در باغ بر تخت برای گل - اور فعل وہ ہے
معنی مین زمانہ پایا جاوے اور زمانہ تین ہین گذرا ہوا جسکو ماضی
حاضر موجود جسکو حال اور آیندہ یعنی آنیوالا زمانہ جسکو مستقبل کہتے ہین چنانچہ
جیسے پرورد پالا اوس نے زمانہ گذشتہ مین حال میپرورد پالتا ہے وہ زمانہ
فعل مستقبل جیسے خواہد پرورد پالیگا وہ زمانہ آیندہ مین - حرف وہ ہے کہ بغیر کلمہ کے ملائے
معنی حاصل نہون جیسے از اور تا - مثلاً رفتم ازینجا تا آنجا یعنی گیا مین یہان سے
از کے معنی سے اور تا کا ترجمہ تک - یاد رکھو کہ اسم دو قسم ہے ایک جو
اوس سے اور کوئی کلمہ نہ نکلے جیسے گل اور غنچہ دوسرے مصدر کہ اوس سے کلمے
ن فارسی مین مصدر کے آخر نون ہوتا ہے بعد ت کے یا دال کے جیسے کشتن
ن وغیرہ اور ہندی مین آخر مصدر کے نا آتا ہے جیسے پروردن کا ترجمہ
ور کشتن کا ترجمہ مار ڈالنا - اور جتنے فعل ہین کیا ماضی کیا
ع کیا حال کیا مستقبل کیا امر کیا نہی سب مصدر سے نکلتے ہین
ضارع وہ فعل ہے کہ حال اور مستقبل کے معنی کو شامل ہو
لت کرے وہ زمانہ حال اور زمانہ مستقبل مین جب مصدر
فعلون کی اصل ٹھہرا تو اسواسطے پہلے مصدر ہونے کا
ذکر ہوا پھر ایک مصدر کے ساتھہ مضارع بھی اوسکا لکھا جاتا ہے

فصل در بیان مصدرہای کثیر الاستعمال مع مضارع و معنی وغیرہ

آختن کھینچنا آخد آختہ

آرزیدن بکنا برابر ہونا آرزد

آرمیدن آرام پانا آرمد

آروغیدن ڈکار لینا آروغد

آزاریدن ستانا آزارد

آزمودن آزمانا آزماید

آزردن آزردہ کرنا آزرد

آسودن یا آسائیدن آرام پانا آساید

آشفتن آشوفتن آشوبیدن فریفتہ ہونا آشوبد

آشامیدن پینا آشامد

آغازیدن آغشتن ملانا گوندھنا آغازد

افتادن اُفتادن گرنا پڑنا اتفاق پڑنا افتد

افراختن افرازیدن بلند کرنا افرازد

افروختن افروزیدن روشن کرنا افروزد

آفریدن پیدا کرنا آفریند

افزودن افزائیدن پیدا کرنا افزاید

افسردن بجھانا افسرد

افشاندن جھاڑنا چھڑکنا افشاند

افگندن پھینکنا ڈالنا افگند

آگندن بھرنا آگند

آلودن آلائیدن آلودہ کرنا آلاید

آماسیدن سوجنا آماسد

آمدن آنا آید

آمرزیدن بخشنا آمرزد

آمودن آمائیدن آمادن بھرنا

سنوارنا آماید

آموختن آموزیدن سکھانا آموزد

آمیختن آمیزیدن ملانا ملنا آمیزد

انباردن انباشتن پاٹنا انبارد

انجامیدن آخر ہونا انجامد

انداختن اندازیدن ڈالنا اندازد

اندوختن اندوزیدن جمع کرنا اندوزد

اندودن اندائیدن لیپنا انداید

اندیشیدن سوچنا اندیشد

انگاشتن انگاردن جاننا انگارد

انگیختن انگیزیدن اٹھانا بلند کرنا انگیزد

آوردن لانا آورد

آھسیدن حد کرنا

آویختن لٹکانا لٹکنا آویزد
آہیختن آہیزیدن کھینچنا آہیزد
ایستادن کھڑے ہونا ٹھہرنا ایستد

ب

باریدن برسنا بارد
باختن کھیلنا ہارنا بازد
بافتن بافیدن بُننا بافد
بالیدن بڑھنا بالد
برآوردن نکالنا برآورد
برکردن روشن کرنا برکند
برخاستن اٹھنا برخیزد
برداشتن اٹھانا بردارد
بردن لیجانا برد
برشتن بھوننا بریزد
بریدن کاٹنا برد
بخشائیدن بخشودن رحم کرنا بخشش کرنا بخشاید
بخشیدن بخشنا بخشش دینا بخشید
بستن باندھنا بندد
بودن ہونا بود
بوسیدن چومنا بوسد
بوئیدن سونگھنا بوید

بیختن چھاننا بیزد

پ

پاریدن اوڑنا پھاڑنا ٹکڑے کرنا پارد
پاشیدن چھڑکنا پاشد
پالودن پالائیدن صاف کرنا پالاید
پالیدن ڈھونڈھنا پالد
پائیدن دیر تک رہنا پاید
پختن پکانا پزد
پدرودن نکالدینا پدرود
پذیرفتن قبول کرنا پذیرد
پرداختن پردازیدن مشغول ہونا خالی کرنا پھرنا پردازد
پرستیدن پوجنا پرستد
پرسیدن پوچھنا پرسد
پریدن اوڑنا پرد
پژوہیدن ڈھونڈھنا پژوہد
پروردن پالنا پرورد
پسندیدن پسند کرنا پسندد
پنداشتن جاننا بوجھنا پندارد
پندیدن نصیحت کرنا پندد
پوشیدن ڈھانپنا پہننا پوشد

خاستن اوٹھنا خیزد
خسپیدن سونا خسپد
خفتن خوابیدن سونا خوابد
خلیدن چبھنا خلد
خموشیدن چپ رہنا خموشد
خمیدن جھکنا خمد
خندیدن ہنسنا خندد
خواستن چاہنا خواہد
خواندن پڑھنا بلانا خواند
خوردن کھانا خورد
خوشیدن سوکھنا خوشد
خیسیدن بھیگنا خیسد
خیدن خم دینا خید

د

دادن دینا دہد
داشتن رکھنا دارد
دانستن جاننا داند
درائیدن آواز کرنا درآید
درخشیدن چمکنا درخشد
دروردن درویدن کھیت کاٹنا درود
درفشیدن کانپنا درفشد
دریدن پھاڑنا درد
دزدیدن چرانا دزدد
دلیدن دلنا دلد
دمیدن پھیلنا جمنا نکلنا گچھاپڑنا دمد
دوختن دوزیدن سینا دوزد
دوشیدن دوہنا دوشد
دیدن دیکھنا بیند
دویدن دوڑنا دود

ر

راندن ہانکنا چلانا راند
ربودن لے بھاگنا رباید
رنگیدن رنگ کرنا رنگد
رستن روئیدن جمنا روید
ریستن رشتن ریسیدن کاتنا ریسد
رسیدن پہنچنا رسد
رفتن جانا چلنا رود
روفتن روبیدن جھاڑو دینا روبد
رمیدن بھاگنا رمد
رنجیدن آزردہ ہونا رنجد
رندیدن رندہ کرنا رندد
ریختن ریزیدن گرانا ٹپکانا ریزد

شکوخیدن الف ہونا گھوڑے کا شکوخد
شکوہیدن بزرگی جتانا شکوہد
شکیبیدن صبر کرنا شکیبد
شمردن گننا جاننا شمرد
شناختن پہچاننا شناسد
شمیدن سونگھنا شمد
شنودن شنیدن شنفتن سننا شنود
شوریدن شور کرنا شورد
شیفتن فریفتہ ہونا شیود شیبد

ط

طلبیدن مانگنا بلانا طلبد

غ

غریدن غرویدن شور کرنا غرید
غلطیدن لڑھکنا غلطد
غنودن اونگھنا غنود
غیژیدن غژیدن گھٹنوں چلنا غژد

ف

فاژیدن جماہی لینا فاژد
فرسودن فرسائیدن گھسنا پرانا ہونا فرساید
فرستادن بھیجنا فرستد
فراختن افراشتن بلند کرنا فرازد
فرمودن فرمانا فرماید
فروختن بیچنا روشن کرنا فروزد
فروشیدن فروختن بیچنا فروشد
فرود آمدن اترنا فرود آید
فرو ماندن عاجز رہنا فرو ماند
فسردن بجھنا بجھانا فسرد
فشاردن نچوڑنا فشارد
فشردن نچوڑنا فشرد
فلخیدن فلخودن کپاس اوٹنا فلخد فلخاید
فہمیدن سمجھنا فہمد

کاف تازی

کاستن کاہیدن گھٹنا کاہد
کاشتن کاریدن بونا کارد
کافتن کاویدن کھودنا کاود
کردن کرنا کند
کشادن کشودن کھولنا کشاید
کشتن مار ڈالنا کشد
کشیدن کھینچنا کشد
کفیدن کفتن پھٹنا کفد
کوشیدن کوشش کرنا کوشد
کندن کھودنا کند

کندیدن کھودنا کند
کوفتن کوبیدن کوٹنا کوبد

کاف فارسی

گداختن گدازیدن گلنا پگھلنا پگھلانا گدازد
گذاشتن چھوڑنا گذارد
گذرانیدن گذرانا گذارہ کرنا گذراند
گذشتن گذرنا گذرد
گرائیدن میل کرنا گراید
گرفتن لینا قبول کرنا گیرد
گردیدن منقلب ہونا گردد
گریختن گریزیدن بھاگنا گریزد
گریستن رونا گرید
گردیدن گشتن پھرنا ہونا گردد
گزاردن ادا کرنا گزارد
گزیدن کاٹنا ڈنک مارنا گزد
گزیدن قبول کرنا گزیند
گساردن کھانا گسارد
گستردن گستریدن بچھانا گسترد
گسستن گسلیدن توڑنا گسلد
گفتن کہنا گوید
گماردن گماشتن تعین کرنا گمارد

گنجیدن سمانا گنجد

لام

لرزیدن کانپنا لرزد
لغزیدن پھسلنا لغزد
لوکیدن گھٹنیوں چلنا لوکد
لیسیدن چاٹنا لیسد

میم

مالیدن ملنا مالد
ماندن رہنا مشابہ ہونا ماند
مردن مرنا میرد
مکیدن چوسنا مکد
میختن میزیدن موتنا میزد

نون

نازیدن نازکرنا فخر کرنا نازد
نالیدن رونا نالد
نامیدن ختم ہونا نامد
نبشتن نوشتن لکھنا پڑھنا نویسد
نشستن بیٹھنا نشیند
نگاشتن نگاریدن لکھنا نگارد
نگریستن دیکھنا نگرد
نکوہیدن برا کہنا نکوہد

نمودن دکھلانا کرنا نماید
نواختن نوازیدن نوازنا نوازد
نوردیدن نوشتن لپیٹنا نوردد
نوشیدن پینا نوشد
نهادن رکھنا نهد
نهفتن چھپانا نهفد
نیازیدن عاجزی کرنا نیازد
نیوشیدن سننا نیوشد

و

ورزیدن قبول کرنا ورزد
وزیدن ہوا کا چلنا وزد

ه

هشتن هلیدن چھوڑنا هلد
هازیدن دیکھنا هازد

ی

یارستن طاقت رکھنا یارد
یافتن پانا یابد

فایدہ کبھی لفظ عربی سے بھی مصدر بنا لیتے ہین جیسے طلبیدن اور رقصیدن اور رقصیدن طلب اور رقص یہ تینون لفظ عربی کے ہین اسیطرح کبھی لفظ اردو سے بھی مصدر فارسی کا بناتے ہین جیسے چلیدن چلنے سے بنا یا گیا

فصل در بیان مصدرہای قلیل الاستعمال یعنی وہ مصدر جو لکھنے پڑھنے مین کم آتے ہین

الف

آجیدن آجدن آژدیدن آژدن آژندن
تشکیخ افتادن یعنی چھڑی پڑنا
آچاریدن آمیختن آچارد آمیزد
آرستن توانستن آرد تواند
آرغیدن آرغدن یعنی خشم کردن
آرمیدن مخفف آرامیدن
آخروشیدن یعنی خروشیدن
آشلیدن دانا وہوشیار شدن

با شیدن

آفندیدن تعجب کردن
افسانیدن افسون خواندن
آفرینیدن آراستن وزینت دادن
افزودن یعنی افزودن
آگستن محکم بستن
آگستن آغشتن آگندن
آگندن نیز یا معنی پر کردن
انبوسیدن بو کردن

پریشان کردن پرخیدن
عاق شدن و دور کردن
لپائیدن آب دادن
پلپیدن میل کردن

ت

تونجیدن شکنجہ افتادن تفنیدن
ترسیدن تنبیدن لرزیدن
تنستن تنیدن عنکبوت یعنی
تند وکڑی تنودن تفنیدن
توختن کشیدن و گذاردن
توازیدن

ج

جستن برجہیدن

چ

چاہیدن سرد شدن چپیدن
چخیدن جنبیدن چربیدن افزون شدن
و غالب آمدن چخیدن ترسیدن
چفیدن چسپیدن چکیدن نشستن
جانور برچکس یعنی نشین باز وغیرہ
چنبیدن برجستن چنگیدن
کج کردن و چفسیدن خم کردن

چخیدن لغزیدن چوسیدن
مکیدن

خ

خشودن درودن
خشوردن درودن و پیراستن
درخت و پاک کردن فالیز و زراعت
خفیدن خفہ شدن و عطسہ شدن
خفنیدن غلطیدن خستیدن
خجستن پسندیدن خوشیدن خوشیدن
کوفتن و مالیدن خسیدن خمیدن

د

داخیدن چشم وا کردن و نظر انداختن
بچیزے داشتن داشتن
درائیدن آواز کردن
دوسیدن چفیدن و پیشیدن

ر

رخیدن بے خائیدہ بحلق فرو بردن
رشتن رنگ کردن رلیشیدن
ریختن چیزے در چیزے
رسیدن افتادن و ویران شدن
و خاک نرم ریختن

غ

غارتیدن غارت کردن
غالیدن غلطیدن غلطانیدن
غراشیدن غرشیدن
خشم کردن و خشمگین شدن
غرنبیدن بمعنی غریدن

ف

فاتولیدن درشیدن و پیچیدن
فاژیدن بمعنی خمیازه کردن
فاریدن شگافتن و جدا کردن
فرزیدن فلشیدن شگافتن و جدا کردن
فخیدن دانه از پنبه جدا کردن
فراخیدن موبرش خاستن
فراسیدن لرزیدن و موبرتن خاستن
فرخیدن پنبه زدن و آن را از دانه جدا کردن
فرغندیدن پیراستن تاک و فرسوده و کهنه شدن
فرخاییدن تر کردن چیزے دست شستن + فروشانیدن دور کردن و مخفف فروشانیدن
فرهیدن گذاشتن و افگندن

فروهیختن ادب کردن
فروهیخیدن فرهنگیدن ادب کردن
با اندازه و حد نگاهداشتن هر چیز
فرولیدن راست شدن بر دین و
بر جاده مستقیم - فرولیدن تقاضا
کردن و دور کردن فسانیدن فسونگری
کردن - و مالیدن و رام کردن
فسوسیدن دریغ و استهزا کردن
فنجیدن کشیدن اعضا پیش از تب
بوجه ماندگی غنودن فرنفیدن شدن
و توقف کردن و ایستادن در
گفتار و در رفتار و فنجیدن بشخیدن
فیدن سخریه و استهزا کردن

ق

قطره زدن جلد و تند رفتن

ک

کالیدن درهم و پریشان شدن
کراچیدن بانگ کردن ماکیان
وقت بیضه دادن
کرازیدن پاره پاره کردن
کرخیدن خفتن عضو و بی حس شدن

لپیدن — سخن در دہن کردن
گراشیدن — پریشان شدن
گرزیدن — پیراستن
کشفتن — کشودن و شگافتن و پراگندہ و تر مردہ و معدوم شدن
کلندیدن — کندیدن
کلیوریدن — مکر کردن
کولیدن — کندن
کیبیدن — یکسو شدن

کاف فارسی

گالیدن — دور شدن و کنارہ گرفتن
گرائیتن بمعنی گرائیدن
گریغتن بمعنی گریختن
گرزیدن — چارہ کردن
گلالیدن — افشاندن
گوابردن — زود ہضم شدن
گوالیدن — بالیدن و افزون شدن

ل

لخشیدن — لغزیدن
لوشیدن — آشامیدن و دوشیدن
لوخیدن — خمیدن

لیرزیدن — آمیختن
لائیدن — آواز کردن
لانیدن — جنبانیدن
لیسیدن — خائیدن

م

مالستن مانیدن — مانند شدن بچیزی
مخیدن — چسپیدن
مشتن — سرشتن و خمیر کردن
مولیدن — درنگ کردن
موئیدن — نوحہ کردن

ن

نشاشتن — نشاندن
نشکنجیدن — گرفتن عضو بناخن بنوعی کہ درد کند
نشلیدن ہم بدیں معنی ہندی چٹکی لینا
نمیدن — میل کرنا
نوانیدن — ناخائیدہ بحلق فرو بردن
نوائیدن — بانگ کردن
نہاریدن — ناشتا بصبح کردن
نہیدن — اندیشہ کردن
نہادن — رکھنا

و

اجیدن گفتن

اخیدن پنبہ وپشم زدن

اکردن کت دن

زولیدن تقاضا کردن و برانگیختن

لیے ہوئے اکار ے

یستن جہیدن و رقص کردن

ندیدن چارہ جستن

لیسیدن گستردن

ہ

ازوسیدن حیران شدن و فروماندن

نجیدن کشیدن

ہوختن ہوخیدن کشیدن

ہوشاریدن تشنہ شدن حیوانات

ی

یازیدن جنبش کردن نزد بعضے

آہنگ کردن و کشیدن بوریدن

جوسیدن و تفحص کردن ۔

فائدہ

کبھی مصدر مرکب ہوتا ہے دو کلمہ سے جیسے گوش کردن نقش کردن سپردن

نگاہ داشتن امید داشتن اور مانند اسکے

یاد رکھو کہ ماضی مضارع اور امر اور نہی بھی ان مرکب مصدروں کے مرکب ہوتے ہیں جیسے گوش کرد گوش کند گوش کن گوش مکن وغیرہ اسی قیاس پر سمجھ لو اور مصدروں کو بھی ۔

فصل تصریف افعال و بنائی آنہا

جاننا چاہیے فعل کے معنی کرنا کسی کام کا اور اوس فعل سے یعنی کام کے کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں پس ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے جیسے رفت زید یعنی گیا زید رفت فعل زید اوس کا فعل اگر فعل اور فاعل ملکے بات پوری ہو اور فعل فاعل سے نکلکر اور کسی پر نہ پہونچے اوس فعل کو لازم کہتے ہیں جیسے نشست زید یعنی بیٹھا زید نشست فعل زید اوس کا فاعل فعل بیٹھنے زید پر تمام ہوا اگر فعل اور فاعل ملکے پوری نہو اور فعل فاعل سے تجاوز کرکے اور کسی پر واقع ہو تو

اوس فعل کو متعدی کہتے ہین جیسے زد زید بکر را یعنی مارا زید نے بکر کو زد فعل متعدی
زید اوس کا فاعل اور بکر مفعول ہے کہ فعل مارنے کا زید کے ہاتھ سے
نکل کے بکر پر واقع ہوا اور جس فعل کا فاعل معلوم اوس فعل کو معروف کہتے
ہین کہ زید فاعل اوس کا مذکور ہے معلوم ہوا کہ مار ڈالنے والا
زید ہے اور جس فعل کا فاعل معلوم نہو اوس فعل کو مجہول کہتے ہین
جیسے کشتہ شد زید یعنی مارا گیا زید مار ڈالنے والا زید کا معلوم نہین
کہ کس نے مار ڈالا اسواسطے کشتہ شد فعل مجہول کہتے ہین اور زید کو
مفعول مالم یسم فاعلہ اوس کا کہتے ہین یعنی ایسا مفعول کہ جس کے
فاعل کا نام اور نشان نہین اور یاد رہے کہ فعل لازم مجہول
نہین ہوتا اگر فعل معروف کے اوپر یا فعل مجہول کے اوپر نون مفتوح
کہ اوسکے معنی نہین ہین لادین تو اوس فعل کو منفی کہتے ہین جیسے
نکشت زید عمرو را و نکشتہ شد زید یعنی نہ مار ڈالا زید نے عمرو کو اور نہ مار ڈالا گیا زید
اگر جس فعل پر کہ جسکے معنی نہین ہین نہ ہوین اوس فعل کو مثبت یا اثبات کہتے
ہین پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے اثبات
معروف جیسے پرورد وہ پالا اوس نے نفی معروف نپرورد وہ نہ پالا اوس نے اثبات مجہول
پرورده شد پالا گیا وہ نفی مجہول نپرورده شد نہ پالا گیا وہ اسیطرح سے مصدر
بھی چار طرح پر ہے جیسے پروردن نپروردن پرورده شدن و
نپرورده شدن چنانچہ مصدر ہوگا ویسا ہی فعل اوس سے بنیگا اور فعل
چھ ہین ۱ ماضی ۲ مضارع ۳ حال ۴ مستقبل ۵ امر ۶ نہی - ماضی
کئی قسم پر ہے ۱ ماضی مطلق ۲ ماضی قریب ۳ ماضی بعید ۴ ماضی استمراری ۵ ماضی شکیہ
۶ ماضی تمنائی ۷ ماضی مشکوک اب بنانا ہر ایک کا بتایا جاتا ہے

ماضی مطلق مصدر سے اس طرح بنایا جاتا ہی کہ نون مصدر کے آخر سے اور حرکت
اون کی ماقبل کی دور کرتے ہیں جیسے پروردن سے پرورد اور نہ پروردن سے
نہ پرورد اور پرورده شدن سے پرورده شد اور نہ پرورده شدن سے
نہ پرورده شد بنا اور ماضی مطلق کا ترجمہ ہندی میں مصدر کے ہندی ترجمہ سے
حاصل ہوتا ہے جبکہ لفظ نا مصدر کے آخر سے دور کریں بعد اوس کے دیکھیں کہ
آخر کو الف ہو یا واو ساکن ہے ان دونوں صورتوں میں لفظ یا آخر کو زیادہ
کریں جیسے خوردن کا ترجمہ کھانا خورد کا ترجمہ کھایا اور شستن کا ترجمہ دہونا اور
شست کا ترجمہ دہویا اگر الف یا واو ساکن آخر اوس کے نہیں بلکہ کوئی اور حرف
ہے تو چاہیے فقط الف آخر کو زیادہ کریں جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا اور
پرورد کا ترجمہ پالا ہندی میں الف آخر علامت ماضی کی ہے مخفی نرہے فارسی
ماضی کے اول بای مصدر ہی زیادہ کرتے ہیں معنی میں اس بے کو کچھ دخل نہیں
اگر ماضی کا پہلا حرف مضموم ہے تو اس بے کو مضموم پڑھا چاہیے جیسے گفت
بگفت اگر اول کا حرف ماضی کا مضموم نہیں مفتوح یا مکسور ہے تو بے کو کسرہ
پڑھا چاہیے جیسے رفت برفت ریخت بریخت اور اسی طرح
سے ماضی مجہول مصدر مجہول سے بنا لو جیسے پرورده شدن سے
پرورده شد کا اور نہ پرورده شدن سے نہ پرورده شد اور
پرورده شدن کا ترجمہ پالا جانا اور پرورده شد کا ترجمہ پالا گیا اور نہ پرورده
شدن کا ترجمہ نہ پالا گیا اور ہندی میں گیا آخر کلمہ کے علامت ماضی مجہول
کی ہی ماضی قریب دو طرح بناتے ہیں ایک تو یہ کہ ماضی مطلق کے آخر فتحہ
دیکے سین مہملہ ساکن اور تای مثناة فوقانیہ موقوف زیادہ کریں جیسے
پرورد سے پروردست دوسرے یہ کہ آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکے

ہاء تحقیقی زیادہ کریں جیسے پروردست پروردہ اور ماضی قریب کے ترجمے کے
واسطے ماضی مطلق کے ترجمہ کی آخر سے زیادہ کریں جیسے پروردست اور پروردہ
پالا ہے اوس نے نپروردست اور نپروردہ نہ پالا ہے اوسنے پروردہ شدہ است
اور پروردہ شدہ پالا گیا ہے وہ نپروردہ شدہ است اور نپروردہ شدہ نپالا
اور ماضی بعید اگر بنایا چاہو تو آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکر ہاء تحقیقی اور لفظ بود زیادہ
کرو اور اوس کے ترجمہ کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمہ کے آخر لفظ تھا لگاؤ جیسے پروردہ
بود پالا تھا اوس نے نپروردہ بود نہ پالا تھا اوس نے پروردہ شدہ بود پالا گیا تھا وہ نپروردہ
شدہ بود نپالا گیا تھا اور ماضی استمراری اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے اول لفظ
می یا ہمی لگاؤ اور اوس کے ترجمہ کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمہ سے آخر کا
الف یا لفظ یا دور کر کے لفظ تا تھا لگاؤ جیسے می پرورد ہمی پرورد پالتا تھا
وہ نمی پرورد نہیں پالتا تھا وہ پروردہ میشد می پروردہ شد پالا جاتا تھا وہ
نپروردہ میشد نمی پروردہ شد نہیں پالا جاتا تھا وہ پوشیدہ نہ رہے کہ لفظ می اور ہمی
مجہول میں ہر کلمہ ہی لانا درست ہے اور شد کے اوپر بھی جیسے مثال میں گذرا
استمراری کے معنی ہمیشہ کے ہیں ماضی استمراری سے فعل کے معنی کی ہمیشگی زمانہ گذشتہ
میں دریافت ہوتی ہے یعنی پالتا تھا وہ ہمیشہ زمانہ گذشتہ میں اور کبھی ماضی استمراری
کے آخر یاء مجہول بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے می پروردے ماضی شکی وہ ہے
کہ اوس سے کیے ہوئے کام کا شک دریافت ہوتا ہے وہ ماضی اگر بنایا چاہو تو آخر ماضی مطلق
کے فتحہ دیکر ہاء تحقیقی اور لفظ باشد زیادہ کرو اور اوس کے ترجمہ کے واسطے ماضی مطلق
کے ترجمے کی آخر ہوگا زیادہ کرو جیسے پروردہ باشد پالا ہوگا اوس نے نپروردہ باشد نہ پالا
ہوگا اوس نے پروردہ شدہ باشد پالا گیا ہوگا وہ نپروردہ شدہ باشد نپالا گیا ہوگا وہ اور ماضی
تمنی اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے آخر یاء مجہول زیادہ کرو اور اوس کے ترجمہ کیواسطے

ماضی مطلق کے ترجمہ کی آخر سے الف یا لفظ یا پرور کرکے لفظاً تا زیادہ کرے
جیسے پروردی پالتا وہ نپروردی نہ پالتا وہ پروردہ شد سے پالا جاتا وہ نپروردہ
شد سے نہ پالا جاتا وہ اور جیسے شنیدے دیکھتا وہ آمدے آتا وہ اور پوشیدہ نہ ہے
تمنا کے معنی ہین آرزو کے اگر یہ ماضی بعد اگر کے معنی کے واقع ہو تو معنی آرزو کے حاصل
ہوتے ہین جیسے زید اگر پروردے چہ شدی زید اگر پالتا کیا ہوتا اگر بعد اگر کے واقع
نہو تو ماضی استمراری کے معنی پائے جاینگے یہ بات محاورے سے ظاہر ہے
ماضی معطوفہ وہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر فتحہ دے کے ہای مختفی لگادین اور بعد
اوس کے ایک فعل اور ذکر کرین گویا یہ ہای مختفی واو عطف کے معنی مین ہے
واو عطف کا ترجمہ ہندی مین ہے لفظ اور جیسے پرورده رفت ترجمہ اسکا
پال کے گیا یعنی پالا گیا اس ماضی کی گردان نہین سوا اسکے اور ماضیون کی چار چار گردانین
ہین پہلی گردان اثبات معروف کی دوسرے نفی معروف کی تیسرے اثبات مجہول کے
چوتھی نفی مجہول کی ہر ایک گردان سوا ماضی تمنا کے چھ چھ صیغے ہوتے ہین پہلا
صیغہ واحد غائب کا علامت واحد غائب کی لفظ مین ظاہر نہین مگر اس صیغہ مین
اور پوشیدہ ہے کہ جسکے معنی وہ یا اوس نے جیسے رفت گیا وہ پرورد پالا اوسنے
دوسرا صیغہ جمع غائب کا علامت اوسکی اند جیسے پروردند پالا اونہون سنے
تیسرا صیغہ واحد حاضر کا علامت اوسکی ای بیای معروف جیسے پروردی پالا تو
چوتھا صیغہ جمع حاضر کا علامت اوسکی اید بیای مجہول جیسے پروردید پالا تمنے
پانچوان صیغہ واحد متکلم کا علامت اوسکی ام جیسے پروردم پالا مین نے
چھٹا صیغہ متکلم مع الغیر یعنی بات کرنے والا جسکے ساتھ کوئی اور بھی
شریک ہو علامت اوسکی ایم بیای مجہول جیسے پروردیم پالا ہمنے
پوشیدہ نہ ہے کہ یہ کلمے علامتون کے جب کہ صیغہ سے متصل ہوجاتے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	پرورد	پروردند	پروردی	پروردید	پروردم	پروردیم
ترجمہ	پالا اس نے	پالا انہوں نے	پالا تو نے	پالا تم نے	پالا میں نے	پالا ہم نے
نفی ماضی مطلق اثبات معروف	نپرورد	نپروردند	نپروردی	نپروردید	نپروردم	نپروردیم
ترجمہ	نہ پالا اس نے	نہ پالا انہوں نے	نہ پالا تو نے	نہ پالا تم نے	نہ پالا میں نے	نہ پالا ہم نے
اثبات فعل ماضی مطلق مجہول	پرورده شد	پرورده شدند	پرورده شدی	پرورده شدید	پرورده شدم	پرورده شدیم
ترجمہ	پالا گیا وہ	پالے گئے وہ	پالا گیا تو	پالے گئے تم	پالا گیا میں	پالے گئے ہم
نفی ماضی مطلق مجہول	نپرورده شد	نپرورده شدند	نپرورده شدی	نپرورده شدید	نپرورده شدم	نپرورده شدیم
ترجمہ	نپالا گیا وہ	نپالے گئے وہ	نپالا گیا تو	نپالے گئے تم	نپالا گیا میں	نپالے گئے ہم
اثبات ماضی قریب معروف	پرورده است	پرورده هستند	پرورده هستی	پرورده هستید	پرورده هستم	پرورده هستیم
	پرورده	پرورده اند	پرورده ای	پرورده اید	پرورده ام	پرورده ایم
ترجمہ	پالا ہے اس نے	پالا ہے انہوں نے	پالا ہے تو نے	پالا ہے تم نے	پالا ہے میں نے	پالا ہے ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
نفی ماضی قریب معروف	نپرورده است	نپرورده هستند	نپرورده هستی	نپرورده هستید	نپرورده هستم	نپرورده هستیم
	نپرورده	نپرورده اند	نپرورده	نپرورده اید	نپرورده ام	نپرورده ایم
ترجمہ	نپالا ہے اس نے	نپالا ہے انھوں نے	نپالا ہے تو نے	نپالا ہے تم نے	نپالا ہے میں نے	نپالا ہے ہم نے
اثبات ماضی قریب مجہول	پرورده شده است	پرورده شده هستند	پرورده شده هستی	پرورده شده هستید	پرورده شده هستم	پرورده شده هستیم
	پرورده شده	پرورده شده اند	پرورده شده	پرورده شده اید	پرورده شده ام	پرورده شده ایم
ترجمہ	پالا گیا ہے وہ	پالے گئے ہیں وہ	پالا گیا ہے تو	پالے گئے ہو تم	پالا گیا ہوں میں	پالے گئے ہیں ہم
نفی فعل ماضی قریب مجہول	نپرورده شده است	نپرورده شده هستند	نپرورده شده هستی	نپرورده شده هستید	نپرورده شده هستم	نپرورده شده هستیم
	نپرورده شده	نپرورده شده اند	نپرورده شده	نپرورده شده اید	نپرورده شده ام	نپرورده شده ایم
ترجمہ	نپالا گیا ہے وہ	نپالے گئے ہیں وہ	نپالا گیا ہے تو	نپالے گئے ہو تم	نپالا گیا ہوں میں	نپالے گئے ہیں ہم
اثبات ماضی بعید معروف	پرورده بود	پرورده بودند	پرورده بودی	پرورده بودید	پرورده بودم	پرورده بودیم
ترجمہ	پالا تھا اس نے	پالا تھا انھوں نے	پالا تھا تو نے	پالا تھا تم نے	پالا تھا میں نے	پالا تھا ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی بعید معروف	نپرورده بود	نپرورده بودند	نپرورده بودی	نپرورده بودید	نپرورده بودم	نپرورده بودیم
ترجمہ	نہ پالا تھا اس نے	نہ پالا تھا انہوں نے	نہ پالا تھا تو نے	نہ پالا تھا تم نے	نہ پالا تھا میں نے	نہ پالا تھا ہم نے
اثبات ماضی بعید مجہول	پرورده شده بود	پرورده شده بودند	پرورده شده بودی	پرورده شده بودید	پرورده شده بودم	پرورده شده بودیم
ترجمہ	پالا گیا تھا وہ	پالے گئے تھے وہ	پالا گیا تھا تو	پالے گئے تھے تم	پالا گیا تھا میں	پالے گئے تھے ہم
نفی فعل ماضی بعید مجہول	نپرورده شده بود	نپرورده شده بودند	نپرورده شده بودی	نپرورده شده بودید	نپرورده شده بودم	نپرورده شده بودیم
ترجمہ	نہ پالا گیا تھا وہ	نہ پالے گئے تھے وہ	نہ پالا گیا تھا تو	نہ پالے گئے تھے تم	نہ پالا گیا تھا میں	نہ پالے گئے تھے ہم
اثبات فعل ماضی	می پرورد	می پروردند	می پروردی	می پروردید	می پروردم	می پروردیم
استمراری معروف	همی پرورد	همی پروردند	همی پروردی	همی پروردید	همی پروردم	همی پروردیم
ترجمہ	پالتا تھا وہ	پالتے تھے وہ	پالتا تھا تو	پالتے تھے تم	پالتا تھا میں	پالتے تھے ہم
نفی ماضی استمراری معروف	نمی پرورد	نمی پروردند	نمی پروردی	نمی پروردید	نمی پروردم	نمی پروردیم
ترجمہ	نہ پالتا تھا وہ	نہ پالتے تھے وہ	نہ پالتا تھا تو	نہ پالتے تھے تم	نہ پالتا تھا میں	نہ پالتے تھے ہم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات مستقبل معروف	خواہد پرورد	خواہند پرورد	خواہی پرورد	خواہید پرورید	خواہم پرورد	خواہیم پرورد
ترجمہ	پالے گا وہ	پالیں گے وہ	پالے گا تو	پالو گے تم	پالوں گا میں	پالیں گے ہم
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد پرورد	نخواہند پرورد	نخواہی پرورد	نخواہید پرورد	نخواہم پرورد	نخواہیم پرورد
ترجمہ	نپالے گا وہ	نپالیں گے وہ	نپالے گا وہ	نپالو گے تم	نپالوں گا میں	نپالیں گے ہم
اثبات فعل مستقبل مجہول	پرورده خواہد شد	پرورده خواہند شد	پرورده خواہی شد	پرورده خواہید شد	پرورده خواہم شد	پرورده
ترجمہ	پالا جاوے گا وہ	پالے جاویں گے	پالا جاوے گا تو	پالے جاؤ گے تم	پالا جاؤں گا میں	پالے جاویں گے ہم
نفی فعل مستقبل مجہول	نپرورده خواہد شد	نپرورده خواہند شد	نپرورده خواہی شد	نپرورده خواہید شد	نپرورده خواہم شد	نپرورده خواہیم شد
ترجمہ	نپالا جاوے گا وہ	نپالے جاویں گے وہ	نپالا جاوے گا تو	نپالے جاؤ گے تم	نپالا جاؤں گا میں	نپالے جاویں گے ہم

تنبیہ مضارع بنتا ہے ماضی مطلق سے اثبات بنتا ہے اور نفی سے نفی اور معروف سے معروف اور مجہول سے مجہول اسطرح سے کہ ماضی مطلق کے آخر کا حرف دور کرکے جو بنا صیغہ مضارع کا بنانا ہو اوس صیغہ کی علامت آخر کو لگادیں اور جس علامت کے سر پر یای تحتانی ہو اوس کا ماقبل کو کسرہ دیں اور جس علامت کے سر پر یای تحتانی نہو اوس کا ماقبل مفتوح کریں کلمہ کی علامت کے اندر مقلم فتحہ کا اور کسرہ کا اصل [illegible]

جدول یہ ہے

[illegible] ماضی مطلق	ماضی مطلق واحد غائب	ماضی مطلق جمع غائب	ماضی مطلق واحد حاضر	ماضی مطلق جمع حاضر	ماضی مطلق واحد متکلم	ماضی مطلق جمع متکلم
	د	ند	ی	ید	م	یم
	دال مہملہ ساکن	نون ساکن و دال موقوف	یای تحتانی معروف	یای مجہول و دال مہملہ موقوف	میم ساکن	یای مجہول و میم ساکن
حرکت ماقبل	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
حرکت علامت						
مثال	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پروردم	پروریدم

جب مضارع بناتے ہیں تب ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف ان گیارہ حرفوں
میں سے ایک ہوتا ہے کہ جمع ہیں بدین ترکیب شرخم ازھن دسے اور وہ حرف
مضارع میں ایک اور حرف سے بھی بدل ہوتا ہے اور کبھی دو حرفوں سے
بدل ہوتا ہے اور کبھی اوس کے بعد ایک اور حرف زیادہ کرتے ہیں
جیسے چید سے چیند اور کبھی اوسی حرف کو مسلم رکھتے ہیں اس بدل
کرنے کا اور ایک حرف زاید کرنے کا اور مسلم رکھنے کا قاعدہ
کلیہ نہیں اسی سبب مضارع بنانا مبتدی کو دشوار ہے۔
واسطے آسانی کے ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اوس کا
بھی لکھ دیا ہے اور ان حرفوں کے بدل ہونے کی مثالیں
اس جدول سے دریافت کرو۔

کرکے یای مجهول لگاوین ترجمه مضارع کا هو جاوے گا جیسے بپرگویا کا ترجمه پالا
اور بپرسند مضارع کا ترجمه پالے بپرورده شد ماضی مجهول کا ترجمه پالا گیا بپرورده شود مضارع
کا ترجمه پالا جاوے پوشیده نرہے که فارسی مین دال ساکن آخر مین اور ماقبل اوسکا مفتوح
هندی مین یای مجهول آخر مین علامت مضارع کی ہے جس طرح سے یای موحده زائد ماضی
پر آتی ہے اسیطرح اور اوسی حرکت سے مضارع پر بهی آتی ہے جیسے بپرورد و بکند
بگوید وغیره فعل حال بنایا چاہو تو فعل مضارع کے اوپر لفظ می یا همی زیاده کرو
اور مجهول مین لفظ می شود کے لاؤ جیسے می پرورد فعل حال معروف ہے اور
پرورده می شود فعل حال مجهول ہے اور ترجمه فعل حال مضارع کے ترجمه سے
بنتا ہے که آخر سے یائی مجهول دور کرکے لفظ تا ہے زیاده کرین اور
فارسی مین لفظ می اور همی مضارع اوپر امر حاضر مضارع حاضر — ہے اور
ترجمه امر حاضر کا مضارع حاضر سے بنتا ہے جبکه مضارع حاضر سے اور اوسکے
ترجمه سے آخر کا حرف اور اوسکے ماقبل کا حرکت دور کرینگے امر حاضر اور
ترجمه امر حاضر کا بنجائے گا جیسے بپروری اور بپروری سے بپرور اور بپرور
اور ترجمه اوس کا پالے تو سے پال تو اسیطرح سے زنی اور بزنی سے زن
بزن اور گوئی بگوئی سے گو بگو اور کبهی لفظ در اور بر اور می بهی امر حاضر معروف
کے اوپر لاتے ہین کہتے ہین درساز برافگن لیکن اس در اور بر اور می کو معنی
مین کچه دخل نهین زفگن اور برافگن کے معنی ایک ہین امر حاضر مجهول پرورده
شو که بنا ہے پرورده شوی مضارع مجهول سے ترجمه اوسکا کر پالا جا تو نهی حاضر
بنایا چاہو تو امر حاضر کے اوپر میم مفتوح نهی کا لگادو اور نهی حاضر مجهول مین لفظ شو کے
اوپر جیسے مپرور اور مپرورده مشو کا اصل مین بپرور اور بپرورده شو تها اور انکے ترجمه کے
اوپر کے ترجمے رہ پر نون مفتوح لگا دیا جاوے که پال سے نپال اور پالا جا سے نجا پالا جا

ر غائب بمعنے اثبات فعل مضارع ہے اور نہی غائب بمعنے نفی فعل مضارع ہے کیا معروف
یا مجہول یعنی امر غائب کے اوپر ایک لفظ نہی غائب کے لیے ان لفظوں میں سے
ایک لفظ لاتے ہیں وہ لفظین یہ ہیں گو کہ باید کہ لازم کہ مناسب کہ اور مانند انکے

جدول گردانہائی فعل مضارع حال امر نہی

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اثبات حال معروف	می پرورد	می پرورند	می پروری	می پرورید	می پرورم	می پروریم
	ہمی پرورد	ہمی پرورند	ہمی پروری	ہمی پرورید	ہمی پرورم	ہمی پروریم
ترجمہ	پالتا ہے وہ	پالتے ہیں وہ	پالتا ہے تو	پالتے ہو تم	پالتا ہوں میں	پالتے ہیں ہم
نفی حال معروف	نمی پرورد	نمی پرورند	نمی پروری	نمی پرورید	نمی پرورم	نمی پروریم
ترجمہ	نہیں پالتا ہے وہ	نہیں پالتے ہیں وہ	نہیں پالتا ہے تو	نہیں پالتے ہو تم	نہیں پالتا ہوں میں	نہیں پالتے ہیں ہم
اثبات حال مجہول	پرورده می شود	پرورده می شوند	پرورده می شوی	پرورده می شوید	پرورده می شوم	پرورده می شویم
ترجمہ	پالا جاتا ہے وہ	پالے جاتے ہیں وہ	پالا جاتا ہے تو	پالے جاتے ہو تم	پالا جاتا ہوں میں	پالے جاتے ہیں ہم
نفی حال مجہول	پرورده نمی شود	پرورده نمی شوند	پرورده نمی شوی	پرورده نمی شوید	پرورده نمی شوم	پرورده نمی شویم
ترجمہ	نہیں پالا جاتا ہے وہ	نہیں پالے جاتے ہیں وہ	نہیں پالا جاتا ہے تو	نہیں پالے جاتے ہو تم	نہیں پالا جاتا ہوں میں	نہیں پالے جاتے ہیں ہم

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	جمع متکلم
فعل امر حاضر معروف [illegible]	بپرور بپرور	بپرورید بپرورید		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پرورده شو	پرورده شوید		
ترجمہ	پالا جا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالوں میں	چاہیے کہ پالیں ہم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پرورده شود	باید کہ پرورده شوند	باید کہ پرورده شوم	باید کہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ پالا جاؤں میں	چاہیے کہ پالے جاویں ہم
فعل نہی حاضر معروف	مپرور	مپرورید		
ترجمہ	نہ پال تو	نہ پالو تم		
فعل نہی حاضر مجہول	نہ پرورده شو	پرورده مشوید		
ترجمہ	نہ پالا جا تو	نہ پالے جاؤ تم		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نپرورد	باید کہ نپرورند	باید کہ نپرورم	باید کہ نپروریم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالے وہ	چاہیے کہ نہ پالیں وہ	چاہیے کہ نہ پالوں میں	چاہیے کہ نہ پالیں ہم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ نپرورده شود	باید کہ نپرورده شوند	باید کہ نپرورده شوم	باید کہ نپرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ نہ پالا جاؤں میں	چاہیے کہ نہ پالے جاویں ہم

امر استمراری ماضی شکی سے بنتا ہے جیسطرح کہ وہ امر مضارع سے بنا اس امر کو
بھی اسیطرح ماضی شکی سے بناؤ ماضی شکی حاضر کا صیغہ تھا پرورده باشی امر
حاضر استمراری ہوا پرورده باش اور اسکے ترجمہ کے واسطے امر کے

ترجمہ کے آخر لفظ تارہ لگاؤ جیسے امر تھا پروردہ اور اسکا ترجمہ پال تو حاضر استمراری کا ترجمہ ہوا پالتارہ تو نہی استمراری کے بنانے کے واسطے امر استمراری کے باش کے اوپر میم نہی کا مفتوح لگاؤ جیسے پروردہ مباش اسکا ترجمہ نہ پالتارہ تو پوشیدہ نہ رہے کہ کبھی استمراری کے اوپر لفظ ہمی بھی آتا ہے جیسے ہمی پروردہ باش

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	جمع متکلم
فعل امر حاضر معروف استمراری	پروردہ باش ہمی پروردہ باش	پروردہ باشید ہمی پروردہ باشید		
ترجمہ	پالتارہ تو	پالتے رہو تم		
فعل امر حاضر مجہول استمراری	پروردہ شدہ باش	پروردہ شدہ باشید		
ترجمہ	پالا جاتا رہ تو	پالے جاتے رہو تم		
امر غائب معروف استمراری	باید کہ پروردہ باشد	باید کہ پروردہ باشند	باید کہ پروردہ باشم	باید کہ پروردہ باشیم
ترجمہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
امر غائب مجہول استمراری	باید کہ پروردہ شدہ باشد	باید کہ پروردہ شدہ باشند	باید کہ پروردہ شدہ باشم	باید کہ پروردہ شدہ باشیم
ترجمہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نہی حاضر معروف استمراری	پروردہ مباش	پروردہ مباشید		
ترجمہ	نہ پالتارہ تو	نہ پالتے رہو تم		
نہی حاضر مجہول استمراری	پروردہ شدہ مباش	پروردہ شدہ مباشید		
ترجمہ	نہ پالا جاتا رہ تو	نہ پالے جاتے رہو تم		
نہی غائب معروف استمراری	باید کہ نہ پروردہ باشد	باید کہ نہ پروردہ باشند	باید کہ نہ پروردہ باشم	باید کہ نہ پروردہ باشیم
ترجمہ	چاہئے کہ نہ پالتا رہے وہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نہی غائب مجہول استمراری	باید کہ نہ پروردہ شدہ باشد	باید کہ نہ پروردہ شدہ باشید	باید کہ نہ پروردہ شدہ باشم	باید کہ نہ پروردہ شدہ باشیم
ترجمہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اسم فاعل امر حاضر معروف کے آخر بقول بعضی فتحہ اور بقول بعضی کسرہ دیکر لفظ ندہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے
اور اوسکے ترجمہ کے واسطے مصدر کے ترجمہ کے آخر کا لفظ یای مجہول سے بدل کرکے لفظ والا اوسکے
بعد لاؤ جیسے پروردن کا ترجمہ ہے پالنا اسم فاعل کا ترجمہ ہوا پالنے والا اور اسم فاعل کی جمع
بنایا چاہو تو آخر کی ہاے مختفی کو کاف فارسی سے بدل کرکے الف اور نون جمع کا بعد اوسکے
زیادہ کرو اور اوسکے ترجمہ کیواسطے واحد کے ترجمہ کے آخر کا الف یاے مجہول سے بدل کرو جیسے
پرورندہ پالنے والا پرورندگان پالنے والے اسم مفعول بنایا چاہو تو ماضی مطلق معروف
کے آخر یا ماضی مطلق مجہول کے آخر ہاے مختفی زیادہ کرو دونوں طرح سے اسم مفعول
کا صیغہ بنجاویگا۔ اگر ماضی مطلق معروف سے بنایا ہو تو اوسکے ترجمہ کیواسطے ماضی مطلق
کے آخر لفظ ہوا لگاؤ اور اگر ماضی مطلق مجہول سے بنا ہو تو اوس کا ترجمہ بعینہ ماضی
مطلق مجہول کا ترجمہ ہے لیکن ماضی کے معنی میں زمانہ کا لحاظ ہے اسم مفعول کے
معنی میں زمانہ کا لحاظ نہیں اگر اسم مفعول کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ہاے مختفی
کاف فارسی سے بدل کرکے الف و نون جمع کا آخر کو زیادہ کرو اور جمع کے ترجمہ
کے واسطے واحد کے دونوں کلموں کے آخر جو الف ہے اوسکو یای مجہول سے
بدل ڈالو جیسے پرورده پالا ہوا پروردگان پالے ہوے پرورده شد
پالا گیا پرورده شدگان پالے گئے پوشیدہ نرہے کہ عربی میں فعل لازم کا
اسم مفعول نہیں آتا مگر فارسی میں لازم کا اسم مفعول ماضی معروف سے بنایا ہوا
آتا ہے جیسے رفتہ گیا ہوا رفتگان گئے ہوے اسم تفضیل صیغہ اسم فاعل کا ہے
کہ اسکے اوپر لفظ تر زیادہ ہے جیسے پرورندہ تر زیادہ پالنے والا اور اوسکی جمع کیواسطے
آخر کو الف و نون زیادہ کرتے ہیں جیسے پرورندہ تران زیادہ پالنے والے اور
اسم ظرف صیغہ مصدر کا ہے کہ آخر اوسکے گاہ بکاف فارسی زیادہ ہے اور گاہ کا ترجمہ
وقت اور جگہ ہے جیسے پروردن گاہ پالنے کی جگہ اور پالنے کا وقت

اگر کہ دن کی علامت مصدر کی لگا دو مصدر متعدی ہو جائیگا اور اوسکے سب فعل
متعدی ہونگے جیسے ترسیدن لازم تھا اور اوس کا امر حاضر معروف ترس اسکے
آخر الف اور بدن بڑھا اور لفظ دن زیادہ کیا ترساندن ہوا اگر الف اور بدن
کے بعد یای معروف بھی لائے تو ترسانیدن ہوا پس ترساندن اور ترسانیدن
دونوں مصدر متعدی ہیں اگر اس مصدر متعدی کو اسیطرح سے پھر متعدی
کرو ترسانیدن متعدی المتعدی ہوگا اور متعدی المتعدی کا ترجمہ اوپر
لازم مصدر کے ترجمہ سے بنتا ہے اسیطرح کہ آخر اوسکے الف اور لفظ نا کہ علامت
ہے زیادہ کرو جیسے ترسی کا ترجمہ ڈرتا ترساندن اور ترسانیدن کا ترجمہ
ڈرانا اور متعدی المتعدی کے واسطے الف کے ماقبل واو مفتوح
بڑھا دو جیسے ترسانیدن کا ترجمہ ڈروانا ہوا اور اگر لازم امر کے
آخر حرف علت کا ہو یعنی الف یا واو ہو یا یای تحتانی ہو اوسکو لام سے
یا واو مفتوح سے بدلا چاہیے جیسے سرانیدن کا ترجمہ گانا سرایانیدن
کا ترجمہ گوانا کاف فارسی کے بعد کا الف واو سے بدل ہوا اشستن کا ترجمہ
دھویانیدن کا ترجمہ دھولانا واو لام سے بدل ہوا اور دوختن اور
دوزانیدن کا ترجمہ سیا دوزانیدن اور دوزانیدن کا ترجمہ سلانا یا
یای تحتانی لام سے بدل ہوئی ہندی زبان کے محاورہ کے موافق سے اپنے تئیں قیاس کر لیجئے

فصل در شناختن فاعل ہر فعل کہ در عبارت واقع شود

صیغہ واحد حاضر کا اور جمع حاضر کا اور واحد متکلم کا اور متکلم
مع الغیر کا فعل [illegible] فاعل ہے کہ اون کا فاعل اوسکے ساتھ ہے
حاضر کے دونوں کے صیغوں کا فاعل مخاطب ہے جیسے کردی کہ
ترجمہ کر دیا کیا تنے لفظ تو اور تم فاعل ہے اور متکلم کے دونوں

صیغون کا فاعل بات کرنیوالا ہی جیسے کردم کردیم کیا مین نے کیا ہمنے لفظ مین اور ہم فاعل ہی
ان چارون صیغونکا تو فاعل معلوم ہوا اب غائب کے دونون صیغون کا فاعل معلوم کیا چاہیے
ان دونون صیغونمین سے جسکا فاعل معلوم کیا چاہو اوس صیغے کے ترجمہ کیساتھ لفظ کون یا کس
ان دونون مین سے جونسا لفظ مناسب ہو اردو مین ٹھیک ہوتا ہو ملاؤ جونسا لفظ عبارت
مین اوس کا جواب ہوسکے اوس لفظ کو فاعل اوس فعل کا جانو جیسے رفت زید گیا زید
جب ہمنے کہا کون گیا جواب یہی کہوگے کہ زید پس زید فاعل ہی رفت کا اسیطرح سے
زد زید مارا زید نے جب ہمنے کہا کہ کس نے مارا یہی جواب دوگے کہ زید نے مارا پس زید فاعل ہی
زد کا اور یہ کہ فاعل ہونا ضرور ہے جہان کہین فاعل لفظ مین ظاہر نہ ہو ضمیر واحد غائب
کی کہ ماضی کے صیغہ واحد غائب مین پوشیدہ رہے اور وہ لفظ او ہے کہ جسکا ترجمہ وہ
یا اوسنے ہے وہی ضمیر فاعل ہوگی صیغہ واحد غائب مین اور صیغہ جمع غائب مین ضمیر جمع
کی کہ لفظ اند ہے ترجمہ اوس کا وے یا اونہون نے ہی اوسی ضمیر کو صیغہ جمع غائب کا
فاعل کہینگے جیسے رفت گیا وہ لفظ وہ فاعل ہے رفت کا اور جیسے رفتند گئے وہ لفظ
وہ فاعل ہے رفتند کا واحد غائب کا فاعل حذف کرنا ہرگز درست نہین مگر جمع غائب
فاعل حذف کرنا درست ہی جیسے آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بقیاس لو دینی لاتے ہین
خبر لانیوالے کہ سپاہ دشمن کے بقیاس ہے آوردہ اند کا فاعل خبر لانیوالے
ہین عبارت سے محذوف ہی جیسے اختیار بدست من نداده یعنی اختیار
مین نہین دیا ہے قضا وقدر نے نداده اند کا فاعل قضا وقدر ہے محذوف
پوشیدہ رہے کہ ضمیر جسکی طرف پھرتی ہے اوسکو مرجع ضمیر کا کہتے ہین جیسے
زید نشست یعنی آیا زید اور بیٹھا نشست مین ضمیر ہے کہ پھرتی ہے زید کیطرف
مرجع ہے اوس ضمیر کا اور سنو جس طرح فعل معروف کا فاعل ہوتا ہے
اوسیطرح سے فعل مجہول کا مفعول ما لم یسم فاعلہ کرکے لفظ کیا

معلوم کرو جیسے کشتہ شد زید مارا گیا زید جب کہو گے کون مارا گیا تو جواب یہی ہوگا
کہ زید پس زید مفعول مالم یسم فاعلہ ہے کشتہ شد فعل مجہول کا اور یاد رکھو کہ فاعل اسم ہوتا ہے
فعل اور حرف نہیں ہوتا بلکہ جو اسم کہ اوس سے فعل اور حرف لگا ہو وہ اسم بھی فاعل نہیں ہوتا
اور کبھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے رفت پدر زید فاعل رفت کا پدر زید ہے مرکب اضافی جیسے
رفت غلام پدر زید ۔

فصل در شناختن مفعول بہ فعل متعدی کہ گاہے در عبارت واقع می شود

اگر چاہو کہ فعل متعدی کا مفعول عبارت میں معلوم کرو تو اوس فعل کے ہندی ترجمہ
کے ساتھ لفظ کیا یا کسکو ان دونوں لفظوں میں سے جونسا لفظ موافق محاورہ اردو
کے درست ہوتا ہو اوس لفظ کو ملا کر پوچھنا کہ اوس کا جواب ہو سکے وہی کلمہ مفعول
اوس فعل کا ہے جیسے خورد زید طعام کھایا زید نے طعام جب کہو گے کیا کھایا زید نے
تو جواب اوس کا ہوگا کھانا پس طعام مفعول ہے خورد کا اور زید فاعل ہے
اور جیسے زد زید بکر را مارا زید نے بکر کو جب کہو گے کسکو مارا زید نے تو جواب یہی
ہوگا بکر کو پس بکر مفعول ہے زد کا اور لفظ را نشان مفعول کا ہے اور زید فاعل
ہے زد کا اور اس مفعول کو عربی میں مفعول بہ کہتے ہیں کہ فعل اوسپر واقع ہوتا ہے
جیسے اس مثال میں مار بکر پر واقع ہوئی اور لفظ را نشان مفعول کا کبھی لاتے
ہیں اور کبھی نہیں لاتے ۔ اگر مفعول بہ انسان ہو تو اکثر لاتے ہیں مثال اوسکی
آگے گذری اور بعضے فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول بہ کہتے
ہیں اور دوسرے مفعول کو مفعول ثانی کہتے ہیں اور ثانی کے معنی دوسرا اون فعلوں کے
مصدر یہ ہیں ۔ دانستن یافتن انگاشتن پنداشتن دادن بخشیدن گردانیدن
اور مانند اونکے اور کبھی کردن اور ساختن بھی گردانیدن کے معنی میں آتے
ہیں اس وقت ان کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں جیسے دانستم زید را

فصل افعال ناقصہ

افعال ناقصہ وہ فعل ہیں کہ جنکا فاعل اور مفعول نہیں ہوتا بلکہ اسم اور خبر کو چاہتے ہیں لازم ہے کہ فاعل
پہچاننے کے قاعدے سے اون کے اسم اور مفعول کے پہچاننے کے قاعدہ سے اونکی خبر
میں معلوم کریں ایسا ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں بودن اور شدن اور گردیدن اور
انکے مشتق اور گردیدن اور هست اور نیست کو بھی افعال ناقصہ سے گنتے ہیں
جیسے بود زید دانا شد زید دانا گشت زید دانا گردید زید دانا هست
زید دانا نیست زید دانا یہ سب افعال ناقصہ ہیں زید اون کا اسم اور دانا
اون کی خبر ہے اور کبھی است بھی هست کے معنی میں آتا ہے اسم اور خبر چاہتا ہے
اور فعلوں کی طرح هست اور نیست کے بھی چھ چھ صیغے ہیں هست هستند هستی
هستید هستم هستیم نیست نیستند نیستی نیستید نیستم نیستیم فصل در بیان حال حال
اسم ہے کہ جس سے ہیئت فاعل کی یا مفعول کی معلوم ہو جیسے زدم زید را ایستادہ
مارا میں نے زید کو کھڑے ہوئے زدم فعل با فاعل زید مفعول به ایستادہ حال ہے
کہ اوس سے ہیئت فاعل کی معلوم ہوتی ہے کہ متکلم نے زید کو کھڑے ہونیکے
حال میں مارا اور جیسے کشتم زید را تشنہ مار ڈالا میں نے زید کو پیاسا کشتم
فعل با فاعل زید مفعول تشنہ حال ہے کہ ہیئت مفعول کی اوس سے معلوم ہوتی ہے
اور کبھی حال مرکب ہوتا ہے یعنی ایسا مرکب کہ جسکو پوری بات کہتے ہیں جیسے زدم زید را
و پدرش ایستادہ بود مارا میں نے زید کو اوس حال میں کہ باپ اوسکا کھڑا
تھا زدم فعل با فاعل زید مفعول به اوسکا پدرش ایستادہ بود جملہ ہے کہ حال
واقع ہوا ہے اور اس جملہ کے اوپر کے واو کو واو حالیہ کہتے ہیں فصل در
بیان ضمیر ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہو واسطے غائب کے یا حاضر کے یا متکلم
اور یہ دو قسم کے ہے ایک ضمیر متصل اور دوسری ضمیر منفصل متصل وہ ہے

کہ کسی کلمہ سے پیوستہ ہو علیحدہ کلمہ سے تو منفصل وہ ہے کہ بذات خود کلمہ علیحدہ ہو اور کلمہ کے ساتھ ملنے کی اوسے احتیاج نہ ہو ہر ایک ان دونوں قسموں میں سے اور تین طرح کے ہیں مرفوع اور منصوب اور مجرور مرفوع ضمیر فاعل کی ہے منصوب ضمیر مفعول کی ہے مجرور ضمیر مضاف الیہ کی ہے یہ سب قسم اور مثالیں انکی اس جدول میں سے دریافت کرو اور یاد رکھو

نام اقسام ضمائر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل مرفوع	د یا مستتر ساخت و در مضارع	ند سازند	ی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
متصل منصوب	ش دهندش	شان دهندشان	ت دهندت	تان دهندتان	م دهندم	مان دهندمان
متصل مجرور	ش غلامش	شان غلامشان	ت غلامت	تان غلامتان	م غلامم	مان غلاممان
منفصل مرفوع	او وی آن آمد او	ایشان آنان آنها آمدند ایشان	تو آمدی تو	شما آمدید شما	من آمدم من	ما آمدیم ما
منفصل منصوب	اورا ویرا آنرا دهند اورا	ایشانرا آنانرا آنهارا دهند ایشانرا	ترا دهند ترا	شمارا دهند شمارا	مرا دهند مرا	مارا دهند مارا
منفصل مجرور	او وی آن غلام او	ایشان آنان آنها غلام ایشان	تو غلام تو	شما غلام شما	من غلام من	ما غلام ما

جس کلمہ کے آخر ہای مختفی ہوا اور ضمیر متصل اوس سے لگے تو اس ضمیر کے اوپر

الف زیادہ کرتے ہیں کہ دو ساکن جمع نہوں جیسے بندہ اند بندہ اید بندہ ام
بندہ ایم اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب متصل کی جگہ لفظ است لاتے ہیں جیسے
ہمین زید بندۂ خدا ست اور اوس لفظ است کے اول میں الف زیادہ کرتے ہیں جس وقت
ہائے مختفی والے کلمہ کے ساتھ ملاتے ہیں کہتے ہیں زید بندہ ست جس کلمہ کے
آخر ہا نہو اوس کلمہ کے ساتھ ست الف کے ساتھ لکھنا غلط ہے بغیر الف
کے صحیح ہے جیسے طاعتش موجب قربتست جو شخص قربتست میں الف
لکھتے ہیں خطا کرتے ہیں باب دوم در ترکیب مرکب ترکیب کے معنی کیا ہیں
دو کلموں کو آپس میں ملانا اور مرکب وہ کلمے ہیں کہ آپس میں ملے ہوں پس
مرکب دو قسم ہے قسم اول مرکب وہ ہے کہ پوری بات ہو اور سننے والے کو
اوس سے پورا فائدہ حاصل ہو اوسکو عربی میں کلام تام کہتے ہیں جیسے زید
آمد عمر بکر نیک است قسم دوم مرکب وہ مرکب ہے کہ بات پوری نہو اور سننے والے
کو اوس سے پورا فائدہ حاصل نہو اوسکو عربی میں کلام ناقص کہتے ہیں غلام زید
اور جیسے مرد نیک بیان قسم اول مرکب کے کلام تام ست کلام تام بھی دو قسم
کے ہے ایک قسم کا نام جملہ فعلیہ ہے دوسرے قسم کا نام جملہ اسمیہ ہے
فصل در بیان جملہ فعلیہ جملہ فعلیہ وہ مرکب ہے کہ فعل اور اسم سے ملکر بات
پوری ہو اگر اوس میں لازم فعل ہے تو وہ فعل صرف فاعل کے ساتھ ملکے جملہ
فعلیہ ہو جائیگا جیسے رفت زید رفت فعل زید اوسکا فاعل ہے فعل
ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر متعدی فعل ہے تو وہ فعل فاعل اور
مفعول کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوگا جیسے زد زید عمرو را مارا زید نے عمرو کو
زد فعل زید اوس کا فاعل عمرو اوسکا مفعول را علامت مفعول کی فعل
متعدی ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ فعلیہ میں

فعل ماضی یا مضارع یا حال یا مستقبل ہو اوسکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں اگر جملہ میں
فعل امر یا فعل نہی اوسکو جملہ فعلیہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے بیا اور مبا در بنویس
فعل یا فاعل جدا نہیں ہیں اور جیسے بزن زید را مار اوس زید کو بزن فعل با فاعل
ہے زید مفعول اوس کا فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملکر جملہ انشائیہ ہوا اور افعال
ناقصہ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملکے اور گفتن کے مشتقات اپنے فاعل اور مفعول اور
اور مقولہ کے ساتھ ملکر جملے ہوتے ہیں جیسے بود زید دانا تھا زید دانا بود دانا افعال
ناقصہ سے ہے چاہتا ہے اسم اور خبر کو زید اوسکا اسم اور دانا اوسکی خبر بود
اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا بعضے اوسکو جملہ اسمیہ کہتے ہیں اور جیسے
گفتمش در چشم بنشین گفتم فعل با فاعل شین مفعول بہ در چشم بنشین جملہ فعلیہ مقولہ
ہے گفتم کا گفتم فعل با فاعل ساتھ مفعول کے اور مقولہ کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا۔
جو مقولہ ہوتا ہے کبھی اوسپر کاف بھی لاتے ہیں جیسے مصرع گفتم کہ بگلے بچینم
از باغ۔ اس کاف کو کاف سر جملہ کہو کاف بیانیہ کہو کیونکہ یہ جملہ بیان ہے اس گفتم
کا یعنی گفتم این کہ بگلے بچینم از باغ۔ کہی میں نے یہ بات کہ ایک پھول چنوں میں باغ
مخفی نرہے فارسی میں فاعل فعل کے اوپر اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے زید رفت اور عربی
میں فاعل فعل کے اوپر مقدم نہیں ہوتا ہے عربی زید رفت کی ترکیب یوں کہتے ہیں
زید مبتدا رفت فعل اوسمیں ضمیر ہے پھرتی ہے زید کیطرف وہ فاعل ہو رفت کا
فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر
جملہ اسمیہ ہوا۔ مخفی نرہے جہاں قرینہ پایا جاتا ہو وہاں جملہ فعلیہ سے فعل حذف
کیا جاتا ہو جیسے کوئی کہے کہ آمد کون آیا اسکے جواب میں کہے زید یعنی آمد زید
یہاں آمد محذوف ہوا اور کہیں تمام جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے آغاز میکنم
این کتاب را جملہ ہے محذوف مصرعہ بنام خداوند جان آفرین ۔

کے اوپر ہے منادی کے اوپر سے بھی فعل اور فاعل محذوف ہوتا ہے
عربی مین جسکو بولاتے ہین اوسکو منادی کہتے ہین جیسے یا زید
مقصود اس سے یہ ہے کہ میخوانم زید را یعنی بلاتا ہون مین زید کو یا
حرف ندا کا زید منادی حرف ندا کا منادی کیا تہہ ملکے قایم مقام جملہ فعلیہ
کے ہے کسواسطے کہ معنی فعل کے اسمین پائے جاتے ہین اور یہ جملہ بغیر دوسرے
جملہ کے تمام نہین ہوتا اوس دوسرے جملہ کو جواب ندا کا کہتے ہین جیسے ای کریم
کرم کن ترکیب اسکی یون ہے کہ ای حرف ندا کا کریم منادی سے ملکر قایم مقام
جملہ فعلیہ کے ہوا کن فعل با فاعل کرم اوسکا مفعول فعل با فاعل ساتہہ مفعول
کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے جواب ندا کا ہوا اس تہہ جواب کے ملکے جملہ ندائیہ ہوا
اور اسیطرح سے کبہی فعل اور فاعل قسم کے اوپر سے محذوف ہوتے ہین جیسے
بخدای کریم یعنی قسم میخورم بخدای کریم قسم کہاتا ہون مین ساتہہ خدای کریم
کی یہ جملہ بہی بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہین ہوتا اوس دوسرے جملہ کو جواب قسم کا
کہتے ہین جیسے مصرعہ بنام ایزد عجب ارزان خریدیم یعنی قسم میخورم بنام ایزد
عجب ارزان یوسف را قول زلیخا کا ہے قسم کہاتی ہون مین خدا کی
عجب سستا خریدا مین نے یوسف کو قسم میخورم جملہ ہے محذوف بنام
ایزد متعلق ہے فعل محذوف کے خریدیم فعل با فاعل یوسف را اوسکا مفعول اور
محذوف عجب ارزان حال ہے مفعول محذوف کا فعل فاعل ساتہہ
مفعول محذوف کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے جواب ہوا قسم کا قسم ساتہہ جواب
کے ملکے جملہ قسمیہ ہوا اور کبہی حرف ندا کا بہی محذوف ہوتا ہے جیسے
مصرعہ بیا جامی رہا کن شرمساری یعنی بیا اے جامی رہا کن
شرمساری اور کبہی منادی بہی محذوف ہوتا ہے جیسے مصرعہ بگو

فصل در بیان جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ وہ ہے کہ جو اسم کو ملانے کے بعد کوئی بات ہو اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اور اس کی ابتدا کسی
اسم سے ہو کہ دوسرا اسم اوس پہلے اسم کے احوال سے خبر دینے والا ہو ابتدا والے اسم کو مبتدا
کہتے ہیں اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں یعنی مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ میں
ایک حرف ربط کا لفظ یا معنی میں ہوتا ہے جیسے زید نیک است عمرو بد زید
نیک ہے اور عمرو بد ہے زید مبتدا اور نیک خبر ہے کہ زید کے احوال سے خبر دیتا ہے کہ وہ نیک ہے
اور است حرف ربط کا ہے مبتدا ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور اسی طرح عمرو مبتدا
ہے اور بد خبر ہے اور است حرف رابطہ کا اس قرینے سے کہ پہلے جملہ میں ہے
اس جملہ سے محذوف ہوا لیکن معنی میں ملحوظ ہے یہ مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکے
جملہ اسمیہ ہوا اور زیادہ واضح کرتا ہوں میں کہ جملہ اسمیہ کا مضمون یہ ہے کہ ہر شخص یا چیز
پایا جاتا ہے کسی شخص کو یا چیز کو مبتدا کہا جاتا ہے اور یہ کہ مقام پر جو کلمہ ہو اوسکو خبر پھر اس سے
بھی زیادہ واضح کرتا ہوں میں کہ مبتدا کے ساتھ لفظ کیا ہے ملا دیں جو لفظ جواب میں
اوسکا ہو سکے اوسکو خبر سمجھیں اور خبر کہیں یا لفظ کون ہے ملاؤ اوس کا جواب جو لفظ
ہو سکے اوسکو مبتدا کہو جیسے زید نیک است میں اب کہو گے زید کیا ہے جواب یہ ہوگا
کہ نیک معلوم ہوا کہ لفظ نیک خبر ہے اور جب کہو گے کون ہے نیک جواب اوس کا یہ ہوگا کہ
زید پس معلوم ہوا کہ زید مبتدا ہے یاد رکھو کہ جو مبتدا ہوتا ہے وہ خبر اور فعل بھی مبتدا
نہیں ہوتا مگر جملہ ہو سکتا خبر ہوتا ہے سو جملہ اسم کی جگہ مانا جاتا ہے اس راہ سے اسم
ہی مبتدا ہوتا ہے اور اسم ہی خبر ہوتا ہے اور جس وقت جملہ خبر ہو تو جملہ میں ضرور ہے
ایک ضمیر کہ مبتدا کی طرف پھرے جیسے زید پدرش نیک است ترکیب
اسکی لغت کہا جاتا ہے زید پہلا مبتدا اور پدر دوسرا مبتدا مضاف ش کی
ضمیر کہ پھرتی ہے پہلے مبتدا کی طرف مضاف الیہ ہے نیک خبر ہے اور است

یا خود کا مرادف ہو جیسے لفظ خویش اور تائی فوقانی کہ خود کے معنی میں ہو یا مضاف الیہ اور کوئی لفظ سوا ان دونوں قسموں کے سو اس تقریر سے ہر ایک قسم مضاف کا باعتبار تین قسم ہونے مضاف الیہ کے تین قسم ہوگا پس مضاف کے تینوں قسموں کی نو قسمیں ہو گئیں ہر ایک قسم کی ایک ایک علامت ہندی میں مقرر ہے ان لفظوں سے را اور رے بیائے مجہول اور ری بیائے معروف اور نا اور نے بیائے مجہول اور نی بیائے معروف اور کا اور کے بیائے مجہول اور کی بیائے معروف سب قسمیں مضاف کی اور مضاف الیہ کی اور علامتیں اضافت کی جو ہندی میں ہیں اور مثالیں ہر قسم کی اس جدول سے معلوم ہوں

مضاف کی قسم	من یا تو یا شما	خود خویش مرادف	سوائے من یا تو یا شما خود خویش و مرادف کے
واحد مذکر	غلام من غلام تو	غلام خود غلام خویش	غلام زید
ترجمہ	غلام میرا غلام تیرا	غلام اپنا غلام اپنا	غلام زید کا
جمع مذکر	غلامان من غلامان تو	غلامان خود غلامان خویش	غلامان زید
ترجمہ	غلام میرے غلام تیرے	غلام اپنے	غلام زید کے
مونث	کتاب من کتاب تو	کتاب خود کتاب خویش	کتاب زید
ترجمہ	کتاب میری کتاب تیری	کتاب اپنی	کتاب زید کی

کسرہ آخر مضاف کے اگرچہ علامت مضاف کی ہے لیکن کئی مقام میں نہ پڑھا جائے اور ان مقاموں سے ایک مقام اضافت مقلوب کا ہے اضافت مقلوب اسے کہتے ہیں کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر مقدم ہو جیسے جہان شاہ لفظ شاہ مضاف ہے مؤخر اور لفظ جہان مضاف الیہ ہے مقدم اور معنی جہان شاہ اور شاہ جہان کے ایک ہیں دوسرا مقام وہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلامت اور غلامم اس مقام میں آخر مضاف کے فتحہ پڑھنا واجب ہے

غلام کا میم سیرین جگہ مفتوح ہے غلام مضاف ہے شیرین اور تا کی فوقانی اور میم تینوں ضمیرین مجرور مضاف الیہ ہین تیسرا مقام وہ ہے کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو خواہ مضاف الیہ متصل مضاف کے ہو خواہ فاصلہ سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زیدرا اور زیدرا غلام احمد زیدرا نیستم غلام اور تو غلام ہستی زیدرا ان سب مثالونمین غلام مضاف ہے احمد زید مضاف الیہ ہے اور لفظ علامت اضافت کی ہو پوشیدہ نرہیے کہ اضافت کی علامتین ہندی مین سب بیان ہوگئین جب کہ تم فارسی عبارت کا ترجمہ ہندی مین کروگے جس لفظ کے ترجمہ کیا تہا اون تو علامتون مین کوئی علامت ہو بے شبہ جان لو کہ یہ مضاف الیہ ہے جیسے غلام زید ترجمہ اوس کا غلام زید کا اضافت کی علامتون مین سے آخر زید کے پایا معلوم کہ زید مضاف الیہ ہے جب تم نے مضاف الیہ کو معلوم کرلیا مضاف کے معلوم کرنے واسطے مضاف الیہ کے ترجمہ کے ساتہہ جو علامت اضافت کی ہندی مین سے ملا کے لفظ کیا بکاف تازی اوسپر زیادہ کرو جو لفظ اوس کا جواب اوس عبارت مین ہو سکے وہی اوس مضاف الیہ کا مضاف ہے خواہ مضاف الیہ کے متصل ہو خواہ فاصلہ سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جہان کہین ہوگا معلوم ہوجاویگا غلام زید مین معلوم کیا تہا کہ زید مضاف الیہ ہے جب ہمنے علامت اضافت کی اوسکے ساتھہ ملائی اور لفظ کیا بکاف تازی مکسور زیادہ کیا یعنی کہا کیا زید کا تو بیشک جواب اوس کا غلام ہے معلوم ہوا غلام مضاف ہے اسیطرح سے مال خود ترجمہ اسکا مال اپنا لفظ اضافت کی علامت ہے خود کے ترجمہ کیساتہہ پایا معلوم ہوا کہ لفظ خود کے ترجمہ کے ساتہہ وہی لفظ نا ملاکے لفظ کیا بکاف فارسی مکسور زیادہ کیا یعنی کہا کیا اپنا تو جواب اوسکا لفظ مال ہوگا پس مال کو مضاف جانو اور مانند اس مصرعہ کے ع بر بالینم آخر میم ہے اوس کا ترجمہ ہوا میری بالین معروف ہوا آخر پس لفظ بالین ہستم

کہ علامت اضافت کی ہے معلوم کیا کہ وہ بھی مضاف الیہ ہے جب ہم نے کہا ہیری کہا تو جواب اوس کا
ہوا خاطر معلوم ہوا کہ لفظ خاطر مضاف ہے اگرچہ مضاف الیہ کے بعد واقع ہوا یاد رکھو کہ
جو لفظ متصل ہو مضاف الیہ ہو ضرور نہین کہ مضاف سے ملی ہوئی ہو بلکہ اگر مضاف
آگے یا پیچھے یا فاصلہ سے اور کسی کا بیچ سلسلہ لگی ہوئی ہو کچھ مضایقہ نہین
اوستادون کے کلام مین بہت واقع ہے پوشیدہ نہ رہے کہ اقسام اضافت
کے معنی کی راہ سے بہت ہین اور ہمین کئی قسم اضافت کی کہ دریافت کرنا اون کا ضروری
بیان کرتا ہون بسبب قسم یاد رکھو ذکر اقسام اضافت جاننا چاہیے کہ اضافت باعتبار
معنی کے کئی قسم ہے اضافت تخصیصی ہے اور تملیکی ہے اور توضیحی ہے اور تشبیہی ہے اور
تشبیہی ہے اور بیانی ہے اور ظرفی ہے اب ہر ایک کا بیان سنو اور خوب یاد رکھو اضافت
تخصیصی وہ ہے کہ مضاف خاص کیا جاوے واسطے مضاف الیہ کے جیسے یار من یعنی
خاص میرا اسب من یعنی سوار خاص میرا اضافت تملیکی وہ ہے کہ مملوک کو مالک
کیطرف مضاف کرین جیسے قصر شاہ مال بادشاہ اسپ امیر باغ وزیر لفظ
قصر مملوک ہے اور مضاف ہے اور شاہ مالک ہے اور مضاف الیہ ہوا اسی طرح سے بادشاہ
بادشاہ اسپ امیر اور باغ وزیر اضافت توضیحی وہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح
کرے جیسے شہر دہلی لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی دہلی کے کہنے سے واضح
ہوا کہ اوس شہر کا ذکر ہے جسکا نام دہلی ہے اسیطرح سے دریا گنگ کتاب
کتاب گلستان افسر بادشاہی اور سلطنت امارت اور سنگ مقناطیس ملک ہلال
اضافت تشبیہی کہ جسکو بیانی کہتے ہین وہ ہے کہ مضاف الیہ بیان مضاف کا ہو جیسے تیغ آہن
معلوم نہ تھا کہ تیغ کاہے کی ہے مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ آہن کی ہے
اسی طرح سے انگشتری طلا اور طشت نقرہ اور تخت چوب اضافت بیانی جس
مین مضاف اور مضاف الیہ ایک جنس سے ہوتے ہین جیسے سیم الخبر ایک

ایک جز ہین اضافت تشبیہی کا دریافت کرنا موقوف ہے اوپر دریافت کرنے تشبیہ کے تشبیہ کیا ہوا ایک
چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلانی چیز جیسی ہے جیسے کہیں آنکہہ جیسی نرگس ہے
جسکو تشبیہ دیتے ہیں اوسکو مشبہ کہتے ہیں اور مشبہ کو جس چیز کیساتہ تشبیہ دیتے ہیں اوسکو مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے
نرگس کا لفظ مثال مذکور مین مشبہ بہ ہے پس واضح ہو کہ اضافت تشبیہی مشبہ بہ کا مضاف کرنا ہے مشبہ کیطرف جیسے نرگس
چشم نرگس مشبہ بہ ہے اور مضاف اور چشم مشبہ ہے اور مضاف الیہ یعنی اگر یہ کہیں کہ آنکہہ مانند نرگس کے ہے اسی
طرح سے مار زلف یعنی زلف کہ سانپ جیسی ہے اور سیب جیسی چاہ غبغب اور سیب زنخ اور
لعل لب یعنی غبغب مانند چاہ کے اور زنخ مانند سیب کے اور لب مانند لعل کے اضافت ابنی وہ ہے
کہ بیٹے کے نام کو باپ کیطرف مضاف کریں اور عربی مین ابن اور بن بیٹے کو کہتے ہین جیسے عباس علی
یعنی عباس ابن علی اور خالد ولید یعنی خالد بن ولید اضافت ظرفی اضافت مظروف کی ہے
ظرف کی دو قسم ہے ظرف مکان اور ظرف زمان چنانچہ اس کا بیان ہوچکا ہے مظروف اوسکو کہتے ہین جو
ظرف مکان اور ظرف زمان مین واقع ہو جیسے آب دریا آب مظروف ہے مضاف ہے دریا ظرف
مکان مضاف الیہ اسیطرح ساکن شہر اور جیسے سردی زمستان لفظ سردی مظروف مضاف
زمستان ظرف زمان مضاف الیہ اسیطرح گرمی تابستان اگر مضاف اور مضاف الیہ مین کچہ لگاو
حقیقت مین جیسے اضافت ملکی مین لگاو ملکیت کا اور اضافت تخصیصی مین لگاو خصوصیت کا
اور اضافت توضیحی مین لگاو توضیح کا اور اضافت بیانی مین تبیین کا اور اضافت تشبیہی
مین لگاو تشبیہ کا اور اضافت ابنی مین لگاو ابنیت کا اور اضافت ظرفی مین لگاو ظرفیت کا
تو اوسکو اضافت حقیقی کہتے ہین اگر مضاف اور مضاف الیہ مین کچہ لگاو حقیقت مین نہو جیسے
سر ہوش یا فکر یعنی سر ہوش یا ناخن فکر کا شاعر نے اپنی خیال مین ہوش و فکر کو ایک شخص
جیسا سمجہا اور جب اس قسم قرار دیا ہوش کو سر کی طرف اور ناخن کو فکر کیطرف مضاف کیا
حقیقت سر کو ہوش کیساتہ اور ناخن کو فکر کے ساتہ کچہ لگاو نہین اس اضافت کو مجازی
کہتے ہین اور اسے استعارہ بھی کہتے ہین اقسام استعارہ کے اور تشبیہ کے بہت ہین اس مختصر مین آ در

بیان کی گنجائش نہیں صرف نام تشبیہ کا اور استعارہ کا لکھ دیا ہے فائدہ اگر مضاف کے
اوپر ایک مضاف اور ہو اوسکی ہندی ترجمہ میں اور ایک علامت اضافت کی موافق اوسپر دو مضافت کے
پہلی علامت کے بعد زیادہ کریں لیکن جہاں کہیں پہلی علامت کے آخر الف ہو وہ الف یائے مجہول
سے بدلا جائیگا جیسے برادر زید او برادرش اور برادر خود ترجمہ اوسکا بھائی زید کا اور بھائی میرا اور
بھائی اپنا ان سب کے آخر الف ہے جب اوپر ایک مضاف اور ہو جیسے غلام برادر زید غلام برادر من
غلام برادر خود یعنی غلام بھائی کی زید کا - غلام بھائی اپنے کا غلام بھائی میرے کا اور پوشیدہ نہ رہے
کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب میں حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہیں فصل در بیان مرکب وصفی
مرکب وصفی وہ ہے کہ جسمین ایک اسم موصوف ہو اور دوسرا اسم اوسکی صفت ہو موصوف وہ ہے
کہ جسکی بھلی یا بری صفت کیجاوے اور صفت وہ ہے کہ جس سے بھلائی یا برائی موصوف کی دریافت ہو
پوشیدہ نہ رہے - فارسی میں مضاف اور مضاف الیہ کے پڑھنے میں اور موصوف اور صفت کے
پڑھنے میں کچھ فرق نہیں وہاں مضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہیں یہاں موصوف کے آخر جیسے مرد دانا
لفظ مرد موصوف کسرہ مرد کے دال کا علامت موصوف کی اور لفظ دانا صفت ہے اوس موصوف
کی - اور کتنے ہی متقدمین موصوف کے آخر یائی مجہول لکھا کرتے تھے کہ ترکیب وصفی اور ترکیب اضافی
میں فرق ہو متاخرین نے اوسکو موقوف کیا لیکن بعض بعض کتاب فارسی کے چھاپے ہوئے ابھی
تک بھی کی لکھی ہوئی دیکھنے میں آئی ہیں موصوف کی یائے مجہول نظر آتی معلوم ہوا کہ لفظ موصوف
کی یائی مجہول لکھنا درست نہیں ترکیب وصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم ہے کہ اگر موصوف واحد
مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو لفظ کیسے بیائی مجہول کے آخر اور اگر مونث
ہو تو کیسی بیائے معروف کے آخر موصوف کیساتھ ملاؤ صفت کا کلمہ اوسکا جواب جو صفت کا
جیسے مرد دانا جب کہینگے کیسا مرد جواب اوسکا دانا ہوگا تو دریافت ہوا کہ یہ ترکیب وصفی
ہے اور لفظ دانا صفت ہے اگر جواب درست نہ پڑتا تو جانتے ترکیب اضافی ہے - اور
مخفی نہ رہے کہ اکثر صفت میں وہ اسم واقع ہوتا ہے کہ لغت بنا زوم سمجھے اوسکو صفت

سمجھنے کے واسطے بنایا ہے جیسے کہ اسم
فاعل اور اسم مفعول اور وہ اسم جسکے ہندی ترجمہ مین
لفظ والا اسکے نیک اور بد ترجمہ اوسکا نیکی والا بدی والا اور مرد نویسندہ مین مرد موصوف
نویسندہ صفت اوسکی اصطلاح سے بخت سیہ اور مرد نیک اور مرد بد اور کبھی اسم جنس
بھی صفت واقع ہوتا ہے جہان تشبیہ یعنی تشبیہ کے معنی ہین جیسے لب لعل لب موصوف لعل نام
ایک جنس کا ہے معنی اسکے لب مانند لعل کے سرخ اور شفاف ہے حقیقت مین لب موصوف اور
لعل صفت اور مشبہ بہ ہے توضیح کا نشان ہے موصوف صفت کے اور اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے
مذکور ہوا اور کبھی صفت کے موصوف کو اخیر لاتے ہین اس حالت مین کسرہ موصوف کو آخر ظاہر نہیں ہوتا
اس ترکیب مین معنی کیسے اسطرح دیکھنا ضرور ہے کہ موصوف کسی اور ذات سے تعلق رکھتا ہے یا نہین
بذات خود قایم ہے اگر تعلق کسی اور ذات سے نہین رکھتا بذات خود قایم ہے تو ترکیب کے اول
معنی دونون کے ایک ہین اگر موصوف بذات خود قایم نہین بلکہ تعلق اور کسی ذات
رکھتا ہے جیسے مرد خوب ہے موصوف اور صفت اوس ذات کی صفت ہوگی کہ جس سے یہ موصوف
تعلق رکھتا ہو جیسے مرد خوب رو موصوف اور خوب اوسکی صفت جب ہمنے صفت کو موصوف کے
اوپر مقدم کیا اور کہا خوب رو ہے لفظ خوب رو صفت اوسکی ہوا کہ جس سے تعلق رکھتا ہے یعنی خوبرو
وہ شخص ہے کہ جسکا رو خوب ہو اور جیسے لعل لب کہ لام آخر کا لعل کا مکسور نہین اوسکو کہینگے
کہ جس کا لب مانند لعل کے ہے اور خوشخو وہ شخص ہے کہ جسکی خو خوش ہو اور نیک نیت وہ شخص ہے
کہ جسکی نیت نیک ہے سرو قد وہ شخص ہے کہ جسکا سرو جیسا ہے آہو چشم وہ ہے کہ جسکی چشم آہو کی سی ہو
یہ ترکیب فارسی مین بہت خیال مین رکھنا چاہیے مخفی نہ رہے کہ صفت کئی طرح
سے آتی ہے ایک تو یہ کہ صفت مفرد ہو جیسے مرد دانا مرد موصوف دانا
مفرد ہے دوسرے یہ کہ صفت مرکب ہو مرکب کی کئی نوع ہین ایک یہ مرکب ترکیب
اضافی ہو جیسے مرد دانای زبان مرد موصوف دانا مضاف اور زبان مضاف الیہ

دونون ملکے صفت ہوئے موصوف کے اور جیسے یار دلفریب یعنی یار فریبندۂ دل فریب
یعنی فریبندۂ مضاف دل مضاف الیہ دونون ملکے صفت ہے موصوف کی دوسری
یہ کہ صفت مرکب وصفی اولٹا ہوا ہو جیسے یار خوشخو یار موصوف خوشخو مرکب صفی
اولٹا ہوا جس کا ذکر ہو چکا ہے صفت ہے یار کی اسیطرح سے یار خوش تقریر تیسرے
یہ کہ اولٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو وہ اسطرح ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ مین سے جو
ہر جملہ اور ضمیر کی پھرتی ہے موصوف کی طرف یعنی لفظ او اور لفظ است کہ
علامت جملہ اسمیہ کی ہے تینون ملکے حذف کرکے مبتدا اور خبر کو مقلوب کرین
یعنی اولٹ دین خبر کو مقدم کرین اور مبتدا کو موخر جیسے شہید تبسم دست عشوہ
خون بہا تبسم دست جملہ اسمیہ بیانیہ اولٹا ہوا صفت ہے شہید کی اسیطرح سے کشتۂ
عشوہ خونبہا ہے اصل اسکی یہ ہے شہیدی کہ وے تبسم است وعشوہ خونبہائی اوست
جب کاف بیانیہ ہر جملہ اور ضمیر او اور لفظ است حذف کرکے مبتدا اور خبر کو اولٹ
دیا شہید تبسم دست عشوہ خونبہا ہوگیا یاد رکھو کہ صفت اور موصوف کے بیچ مین
اور کبھی کلمہ حاصل نہین ہوتا اس مثال مین کہ زید مرد ایست نیک لفظ نیک
کو عطف بیان یا بدل کہا جاتا ہے مرد کے لفظ سے بدل کا اور عطف
بیان کا ذکر اگلی فصل مین آویگا مرد کو مبین کہو اور نیک لفظ مفرد کو
بیان یا اصل اسکی یہ کہو زید مرد است کہ او نیک است موافق فارسی قاعدہ
جملہ بیانیہ مین سے لفظ او کہ مبتدا تھا حذف کیا بعد اس کے کاف بیانیہ اور
لفظ است کبھی دور کیا زید مرد ایست نیک رہگیا ترکیب یون کہو کہ
زید مبتدا مرد مبین اور نیک بیان اسکا مبین اور بیان ملکر
خبر ہوا مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور لفظ است نشان ہے جملہ
اسمیہ کا

فصل در بیان بدل و مبدل منہ

مبدل منہ وہ اسم ہے کہ اوس کے بعد ایک اسم اوس کا بدل واقع ہوا اور معنی میں
جو مقصود مبدل منہ سے ہو وہی بدل سے ہوتا ہو اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ ملکے حکم ایک
کلمہ کا رکھتے ہیں جیسے آمد زید برادر تو زید مبدل منہ ہے اور برادر تو بدل ہے اور بدل مبدل کو ملا کے
فاعل سمجھو آمد کا اور جیسے شاہ عباس شاہ مبدل منہ اور عباس بدل اور آخر مبدل منہ کے
کسرہ نہ پڑھنا چاہیے شاہ عباس میں شاہ کے ہ کو مکسور پڑھنا غلط ہے بدل مبدل منہ میں اور
صفت موصوف میں یہی فرق ہے مبدل منہ کا آخر مکسور نہیں پڑھتے موصوف کا پڑھتے ہیں بعض
بدل عطف بیان کرتے ہیں اور بعضے بدل میں اور عطف بیان میں یہ فرق کرتے ہیں کہ بدل اور مبدل
منہ میں مقصود مبدل منہ نہیں صرف بدل سے ہوتا ہے اور عطف بیان میں دونوں مقصود ہوتے
ہیں جیسے امام من علی اسد ہست اسد اللہ عطف بیان ہے علی کا اور مقصود علی کے لفظ سے بھی
ہے اور اسد اللہ کے لفظ سے بھی یعنی امام میرا وہ علی ہے کہ جسکا خطاب اسد اللہ ہے فصل
دربیان مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مستثنیٰ وہ اسم ہے کہ بعد لفظ استثنا کے مذکور ہو
سو فارسی میں استثنا کا لفظ مگر اور جز ہے اور عربی لفظ الا ہے کہ فارسی میں بھی مستعمل ہے
استثنا کے معنی الگ کرنا ایک چیز کا کئی چیزوں میں سے یا الگ کرنا ایک شخص کا مجمع سے جو چیز یا
جو شخص الگ کیا گیا ہوا اوسے مستثنیٰ کہتے ہیں اور جس میں سے مستثنیٰ کو الگ کرتے ہیں
اوسکو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکے ایک کلمہ کا رکھتے ہیں جیسے آمدند
ہمہ دوستان مگر زید ترجمہ آئے سب دوست مگر زید یعنی زید نہیں آیا اور جیسے زدم ہمہ
دشمنان را مگر زید را ترجمہ مارا میں نے سب دشمنوں کو مگر زید کو یعنی زید کو نہیں مارا
پہلی مثال میں سب دوستوں سے الگ ہو گیا کہ سب آئے وہ نہیں آیا اور دوسری
مثال میں سب دشمنوں سے الگ ہوا کہ سبکو مارا اوسکو نہیں مارا ترکیب اسکی یہ ہے کہ
آمدند فعل مگر لفظ استثنا زید مستثنیٰ اور ہمہ دوستان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ
ملکے مجموعہ فاعل ہوا آمدند کا پس فعل فاعل کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا۔

دوسری مثال کی ترکیب یہ ہے زدم فعل با فاعل مگر لفظ استثنا کا زید مستثنیٰ اور شاگردان
مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکے مجموع مفعول ہوا فعل کا فعل با فاعل مفعول کیساتھ ملکے
جملہ فعلیہ ہوا اور جیسے آمد قوم جز زید یہاں قوم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ ہے اور کبھی مستثنیٰ منہ
محذوف بھی ہوتا ہے جیسے نیامد جز زید یعنی نیامد کسے جز زید ترجمہ نہ آیا کوئی میرے
پاس سوا زید کے لفظ زید مستثنیٰ اور کسے مستثنیٰ منہ محذوف ہے لیکن زید مستثنیٰ فصل در بیان
اسمای اشارت اسمای اشارت وہ اسم ہیں کہ بنا کیا ہے انکو اسواسطے کہ ان اون
چیزوں کے ساتھ مشارٌ الیہ محسوس کیطرف اشارت ساتھ اعضا کے کریں محسوس وہ ہے
جو دیکھا جا سکے یا سنا جائے اور مشارٌ الیہ وہ ہے کہ جسکی طرف اشارہ کریں چنانچہ لفظ آن
واسطے دور کی اشارت کے ہے جیسے آنکس آن اسم اشارت اور کس مشار الیہ اور لفظ
این واسطے نزدیک کے ہے جیسے این مرد این اسم اشارہ مرد مشار الیہ یہ شبیہ
ضمیر غائب ہیں اور اسم اشارت اور اس میں یہ فرق ہے کہ ضمیر غائب کی اشارت
طرف محسوس کے اور ساتھ اعضا کے نہیں بلکہ اشارت طرف معنی کے ہے وہ معنی کہ پیشتر مذکور
ہو چکے ہیں اور اسم اشارت کی اشارت بخلاف اسکے ہے جیسا کہ معلوم کیا تمنے مخفی نرہے
کہ اسم اشارت اور مشار الیہ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہیں جیسے بزن این مرد را ترکیب اسکی
بزن فعل با فاعل این اسم اشارت و مرد مشار الیہ اسم اشارت ساتھ مشار الیہ کے ملکے مفعول
ہوا اور لفظ را علامت مفعول کی ہے فعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور
چنان اور چنین اصل میں چون آن اور چون این ہے چون کلمہ تشبیہ کا آن اور
این اسم اشارت ہیں اکثر بعد چنان اور چنین کے جملہ بیانیہ ہوتا ہے فصل در بیان جار
و مجرور جار عربی میں وہ حرف ہیں کہ جس اسم پر آتے ہیں اوس اسم کو جر دیتے ہیں
زیر کو بیای تحتانی اور جار کے معنی زیر دینے والا اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اوسکو مجرور
کہتے ہیں اور ان حرفوں کے فارسی ترجمہ کو بھی جار کہتے ہیں وہ حروف فارسی میں یہ ہیں

ابتدا کے ۲ بر ۳ سے بعض جگہ ان تینوں حرفوں پر لفظ از بھی زائد آتا ہے جیسے از برائے
خدا اور از بہر من اور از پے تو ہم چراس حرف پر کبھی بائے موحدہ بھی زائد ہوتی ہے
جیسے بجز تو وہ چہ اور چون کہ تشبیہ کے معنی میں ہے بائے موحدہ ۷ در اور اندر ۹ از ۱۰ تا
۱۱ با ۱۲ برائے اور را کہ برائے کے معنی میں آتے ہے اور جار مجرور تعلق رکھتے ہیں فعل سے یا
فعل کے شبہ سے فعل کا شبہ مصدر اور اسم مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت ہے
صفت وہ اسم ہے کہ وصف میں کسی شخص کے یا کسی چیز کے کہہ سکتے ہیں جیسے نیک اور بد اور خوب
اور زبون اور مانند ان کے مثال جار اور مجرور کی بہ گر آدم ہے آئے تو ترکیب اسکی یہ ہے آدم
فعل با فاعل اور بہ اسکا جار اور تو مجرور یہ جار اور مجرور متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھ متعلق
کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اسی طرح تو نید میں جز تو اور کار سے بہتر دارم اور قسم در بازار اور قسم
بر بخت اسے ختم از بہر علی تا دہلی اور خدا را برمن مسکین ببخشا ترکیب اسکی یوں ہے کہ ببخشا
فعل با فاعل یا جار لفظ خدا مجرور جار اور بر جار من موصوف مسکین صفت صفت
اور موصوف ملکے مجرور ہوئے جار کے جار اور مجرور ہوئے فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق
کے ملکے جملہ فعلیہ ہوئے اور زید نویسندہ است بقلم ترکیب اسکی یہ ہے کہ زید مبتدا
نویسندہ خبر است نشان جملہ اسمیہ کا بائے موحدہ جار قلم مجرور جار مجرور متعلق نویسندہ کے
کہ شبہ فعل کا ہے مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا یاد رکھو کہ جار مجرور ملکے حکم حرف کا رکھتے ہیں
فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہیں ہوسکتے پوشیدہ نہ رہے جس عبارت
میں جار اور مجرور ہوں فعل اور شبہ فعل کا نہ ہو وہاں فعل کو یا فعل شبہ کو پیدا کرتے ہیں
جیسے مصرعہ بنام جہاندار جان آفرین آئیں جار و مجرور ہیں فعل اور شبہ فعل کا نہیں یہاں
سر مصرعہ ابتدا میکنم مقدر کرتے ہیں اور جار و مجرور کو اوسکے متعلق سمجھتے ہیں اور جیسے زید
در خانہ است یہاں لفظ ثابت کہ اسم فاعل عربی کا ہے پیدا کرتے ہیں اصل اسکا یوں ہے
زید در خانہ ثابت است ترکیب یہ ہے کہ زید مبتدا اور جار خانہ مجرور

نشان جملہ اسمیہ کا جار او مجرور متعلق ثابت ہے کے خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا ساتھہ خبر کے ملکے جملہ
اسمیہ ہوا فائدہ کبھی چہ اور چون بمعنی مثل کے مضاف ہوتے ہیں اور ترکیب میں مانند اسم کے
مبتدا و خبر و فاعل او مفعول ہوتے ہیں جیسے زید چون شیر ہست یعنی زید مانند شیر ہست زید مبتدا
چون بمعنی مانند مضاف شیر مضاف الیہ دونوں ملکے خبر ہوئی معنی زید کے جار او مجرور جسکو متعلق ہے
ہے اسکو اور جار او مجرور کے معنی آپس میں مربوط ہوتے ہیں اگر مربوط نہوں تو جانو کہ جار او مجرور
اسکے متعلق نہیں اس صورت میں اور کوئی فعل یا شبہ فعل کا پیدا کرے اسکے متعلق کرو کہ معنی
میں مربوط ہو فصل در بیان موصول و صلہ موصول وہ اسم ہے نا تمام کہ جب تک
اسکے بعد ایک جملہ مذکور نہو اس قابل نہیں کہ مبتدا ہو یا خبر ہو یا فاعل و مفعول اور
مضاف الیہ ہو اور اس جملہ کا نام صلہ ہے موصول کا اور جملہ کے شروع میں کاف مثل کاف بیانیہ
کے یا لفظ چہ ہوتا ہے کہ اسکو کاف صلہ یا کاف سر جملہ کہتے ہیں اسما موصول یہ ہیں چہ
آنکہ آنانکہ ہر آنکہ ہر کہ یہ چاروں کلمے اسواسطے اشخاص کے ہیں آنچہ ہر آنچہ ہر چہ یہ
تینوں کلمے جیم فارسی والے واسطے اشیا کے ہیں اور یاد رکھو کہ اگر کسی اسم
نکرہ کے بعد یا اور اسکے بعد کاف صلہ کا ہو جیسے کسیکہ کتابیکہ شخصیکہ امریکہ چیزیکہ
اس اسم کو بھی موصول جانو اور جب اسم نکرہ کے آخر لفظ آن ہو اور بعد اسکے کاف
صلہ کا ہو وہ موصول ہے جیسے آنکس کہ مرا گفت و یاد آمد یعنی اور صلہ میں ایک
ضمیر ہوتی ہے کہ موصول کیطرف پھرتی ہے پوشیدہ نرہے آن جو موصول کا ہے اسکے اور یا جو موصول
کے معنی ایک ہیں اور آنان کو واسطے جمع کے لاتے ہیں مثالین سبکی بیان کرتا ہوں اور ایک
مثال کی ترکیب بیت آنکہ دشمن ندیدہ منع را + وا رہا از طوفان نجات [illegible]
ترکیب اسکی یہ ہے آن موصول کاف صلہ کا ندیدہ فعل با ضمیر [illegible] ضمیر اس میں کہ پھرتی
ہے موصول کیطرف فاعل ہے فعل کا منع مفعول [illegible] علامت مفعول کی [illegible] جار
او مجرور متعلق فعل کے فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ [illegible]

ضمیر مفعول کو یعنی لفظ او کو حذف کیا موصول کو اوسکے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار
اور لفظ را اث ان مفعول کا اوسکے ساتھ لگایا بای موحدہ جار مسند مضاف علیٰ اور
مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکے مجرور ہوے جار کے جار مجرور متعلق نشاند کے
نشاند فعل ساتھ اور مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ
صلہ کے ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصرعہ جملہ ہوکے خبر ہوا ضمیر در صلہ کہ مضاف الیہ است و محذوف
بیت کسے را کہ اقبال باشد غلام بود میل خاطر بطاعت مدام ہوا اصل اسکی یہ تھا کہ
کسی کہ اقبال غلام او باشد کسی موصول کاف صلہ کا باشد فعل ناقص تھا ہے کہ اسم اوس
خبر کو اقبال اوس کا اسم غلام مضاف ضمیر اور مضاف الیہ اور اس ضمیر مضاف الیہ کو
یعنی لفظ او کو حذف کرکے موصول کو اوسکے قائم مقام کیا یعنی مضاف الیہ غلام کا
قرار دیا جب کہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہوا موافق قاعدہ فارسی کا
کے لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکے
ملکے خبر ہوئی فعل ناقص کی فعل اسم اور خبر کیساتھ ملکے جملہ فعلیہ اور بقول بعضے جملہ اسمیہ
ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ کے ساتھ ملکے مبتدا ہوا اور دوسرا
مصرعہ جملہ ہوکے خبر ہوا اسیطرح سے یہ بیت کہو اگر دن کشی در سرت
تو آنچ از دیار فتن خوشتر است ہوا اصل اوسکی کہ گر دن کشی در سرت و لفظ سر مضاف
ضمیر تو مضاف الیہ ہو سو اوسکو حذف کیا موصول مضاف الیہ سر کا ٹھہرایا
مضاف مع مضاف الیہ کے مبتدا ہوا اور لفظ را نشان مضاف الیہ کا موصول
کے آخر لگایا کسی را ہو گیا اگر دن کشی مبتدا اور جار مجرور ملکے جار اور مجرور متعلق ثابت کی خبر ہوئی
مبتدا کی مبتدا خبر کیساتھ ملکر جملہ اسمیہ ہوکے صلہ ہوا موصول صلہ کیساتھ ملکر مبتدا ہوا دوسرا
مصرعہ اوسکی خبر ہوئی یاد رکھو کہ موصول صلہ کیساتھ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتا ہے موصول
مبتدا ہو سکی مثالیں مذکور ہوئیں مثال کہ جسمیں موصول فاعل ہوتا ہے یہ ہے آمد الخ

۱	از یک تا نه		احاد
۲	از ده تا نود		عشرات
۳	از صد تا نه صد		مآت
۴	از هزار تا نه هزار		الوف
۵	از ده هزار تا لک		عشرات الوف
۶	از لک تا نه لک		لکوک
۷	از ده لک تا نود لک		عشرات لکوک
۸	از کرور تا نه کرور		کرور
۹	از ده کرور تا نود کرور		عشرات کرور
۱۰	از ارب تا نود ارب		ارب
۱۱	از ده ارب تا نود ارب		عشرات ارب
۱۲	از کرب تا نه کرب		کرب
۱۳	از ده کرب تا نود کرب		عشرات کرب
۱۴	از نیل تا ده نیل		نیل
۱۵	از ده نیل تا نود نیل		عشرات نیل
۱۶	از پدم تا ده پدم		پدم
۱۷	از ده پدم تا نود پدم		عشرات پدم

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
یک	دو	سہ	چہار	پنج	شش	ہفت	ہشت	نہ	دہ
ایک	دو	تین	چار	پانچ	چھہ	سات	آٹھہ	نو	دس
یازدہ	دوازدہ	سیزدہ	چہاردہ	پانزدہ	شانزدہ	ہفتدہ	ہژدہ	نوزدہ	بیست
گیارہ	بارہ	تیرہ	چودہ	پندرہ	سولہ	سترہ	اٹھارہ	انیس	بیس

بیان ہا

ہا دو قسم کی ہے ملفوظی اور مختفی ملفوظی وہ جو جزء کلمہ کا ہو اور پڑھنے میں آوے جیسے گرہ اور زرہ میں اور جمع میں یا برقرار رہتی ہے جیسے گرہ ہا و زرہ ہا اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے جیسے گرہک زرہک اور اضافت میں مکسور ہوتی ہے جیسے گرہ من زرہ من مختفی وہ ہے کہ پڑھنے میں نہ آوے جیسے جامہ اور خامہ میں کہ جمع میں حذف ہو جاتی ہے جیسے جامہا خامہا اور کاف تصغیر کا جو آخر کو لا دیں تو وہ کاف فارسی کے بدل ہوتی ہے جامگک خامگک اگر الف نون سے جمع کریں یا یای مصدر لگا دیں جب بھی کاف فارسی سے بدل ہوگی جیسے پیادگان رووندگان اور آزردگی و افسردگی وہ ہا سکتہ مختفی کہ جزء کلمہ کا ہو اور کسی معنی پر

معنی ہا

نمبر	معنی	مقام	مثال
۱	برای نسبت	آخر اسما	دندانہ منسوب بدندان دستہ منسوب بدست اسی طرح سے یکسالہ منسوب بیکسال یکماہہ منسوب بیکماہ اسیطرح یکروزہ یکشبہ —
۲	بمعنی است	آخر ماضی مطلق	جیسے آمدہ بمعنی آمدہ است رفتہ بمعنی رفتہ است
۳	برای اظہار تنبیہ	آخر کلمہ	جیسے جامہ خامہ بندہ شگوفہ
۴	زائد	”	پیچال پیچالہ گلگون گلگونہ

یائے تحتانی معروف

نمبر	معنی	مقام	مثال
۱	برای خطاب واحد حاضر	آخر فعل	جیسے کردی کیا تو نے آمدی آیا تو
۲	برای نسبت	آخر اسما	جیسے باد بہاری یعنی باد منسوب بہار و اسپ
۳	برای معنی مصدر	آخر اسم فاعل و اسم مفعول لفظ فارسی کے	جیسے گشتنگی و افسردگی یعنی گشتہ شدن و افسردہ شدن

نمبر	معنی	مقام	مثال
۴	برای لیاقت	آخر مصدر فارسی	جیسے کشتنی یعنی قابل کشتن و نواختنی یعنی قابل نواختن
۵	برای فاعلیت	آخر اسم	جیسے گشتی یعنی گشت کنندہ و کسبی یعنی
			کسب کنندہ اگر یای فاعلیت را یای لیاقت
			گویند میتواند شد گشتی منسوب بگشت وغیرہ
		یای مجہول	
۱	برای تنکیر یعنی نکرہ کردن	آخر اسم	جیسے آخر کے یعنی کسی غیر معین اور نکرہ غیر معین کو کہتے ہیں چنانچہ مقدمہ میں اوس کا
۲	برای وحدت یعنی یکے		بیان ہو چکا ہے جیسے بزرگے و عزیزے فرمود یعنی یک بزرگے و یک عزیزے فرمود
۳	برای تعظیم	آخر اسم	جیسے فلان مردیست یعنی مرد بزرگ
۴	برای استمراری	آخر ماضی	جیسے کردی میکردی و میکردی کرتا تھا
۵	برای تعریف یعنی معرفہ کردن	آخر اسم	یعنی یای موصول ہے اسکے بعد کاف صلہ کا اور جملہ صلہ کا ہوتا ہے جیسے بیت سعدی
			سے خیوے کہ یک جو خیانت ندید * بکارش نیاید چو گندم طپید جو دیگر دیتا
			یای موصول اور صلہ سے معرفہ ہو گیا اور جیسے مرادیکہ داشتم حاصل شد یعنی مراد معین

فائدہ آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں فارسی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں ث ح ص ض ط ظ ع ق لفظ شصت اصل شست تھا اور لفظ صد سہ سین کو صاد سے بدلا اور چار حرف مخصوص فارسی کے ہیں جو عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ ژ چ گ اگر

صاد مهمله	سین مهمله صامخ	سامخ	پرده گوش	قفص	ققنس	پنجرا
غین معجمه	کاف فارسی مغام	نگام	معروف	غلیواز	گلیواز	چیل
	قاف و ترکی چناغ	چناق	روغنی شیر [illegible]	ایاغ	ایاق	پیالہ
			زمین آپ			
ها	واو فام	دام	رنگ	فرجح	درجح	نشست و گرنہ در کفل اسپ
قاف	کاف تازی تمساق	تریاک	نام دوا	ترقیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کاف فارسی خانقاه	خانگاه	عبادتخانہ			
	غین معجمه قالیچه	غالیچه	[illegible]	قلندر	غلندر	درویش
کاف تازی	شین معجمه شاماک	شاماغ	سینہ بند زنان	شاماکچه	شاماچه	سینہ بند زنان
	غین معجمه پرکاله	پرغاله	پارہ ہر چیز	ترنگاو	ترنگاو	[illegible]
کاف فارسی	غین معجمه گلوله	غلوله	غلیله	گلیواز	غلیواز	چیل
	جیم نگام	لجام	معروف	گیلان	جیلان	نام شهر
	دال مهمله اورنگ	اورند	تخت	اورنگ	آوند	الگنی
لام	رای مهمله زلو	زره	جونک	پرکاله	پرکاره	پاره ہر چیز
میم	نون نجیم	پوزی	پالکی گوسفندی	بام	بام	معروف
نون	لام نیلوفر	لیلوفر	نام گل	چنڈل	چنڈول	چوب معروف
واو	بای موحده نوشته	نبشته	معروف			
	بای فارسی دام	پام	رنگ			
	فا یاوه	یافه	گم شده و بیهوده			
ها	حای حطی هیز	حیز	نامرد			
	جیم ماه	ماج	معروف	ناگاه	ناگاج	یکایک

	حرف	مثال		معنی
[illegible]	ان	رخان خوبتر از عنبر خط پر زبان	یعنی	رخ خوب تر از عنبر خط پر زبان
	مند	مستمند و آرزومند	یعنی	خداوند مست و خداوند آرزو
	گار	ستمگار و گنهگار	یعنی	خداوند ستم و خداوند گناه
	ور	تاجور و هنرور رنجور مزدور	یعنی	خداوند تاج و خداوند هنر و خداوند رنج و مزد
	گر	شیشه گر کاسه گر	یعنی	سازنده شیشه و سازنده کاسه
	ان	خندان و گریان	یعنی	خنده کننده و گریه کننده
	ار	خریدار فروختار	یعنی	خرید کننده و فروخت کننده
[illegible]	لاخ	سنگلاخ دیولاخ رودلاخ	یعنی	بسیار سنگ بسیار دیو بسیار رود
[illegible]	دس	حوردس با دال مهمله و سین مهمله	یعنی	مانند حور
	دیس	حوردیس با دال مهمله و یا	یعنی	مانند حور
	وان	پلوان	یعنی	مانند پل یعنی مینڈ کھیت کی
	ون	پیلون استرون	یعنی	مانند پیل و مانند استر
	وند	پولادوند و خداوند	یعنی	مانند پولاد و مانند خدا
	اوند	خویشاوند	یعنی	مانند خویشان
	بش	شیربش	یعنی	مانند شیر
	فش	شاه فش	یعنی	مانند شیر
	وش	ماه وش	یعنی	مانند ماه
	آسا	شیرآسا مردآسا	یعنی	مانند شیر مانند مرد
	وار	بزرگوار بنده وار	یعنی	مانند بزرگ مانند بنده
	سان	شیرسان فرشته سان	یعنی	مانند شیر مانند فرشته

[illegible]	سار	خاکسار سنگسار	یعنی	مانند خاک مانند [illegible]
	سار	شاخسار و نمکسار	یعنی	بسیار شاخ و بسیار نمک و جای نمک
	بار	دریابار رودبار	یعنی	بسیار دریا و بسیار رود
	زار	گلزار لاله‌زار	یعنی	بسیار گل و جای گل و بسیار لاله و جای لاله
	ستان	گلستان دبستان مخفف ادبستان	یعنی	بسیار گل و جای گل و جای ادب یعنی ادب
[illegible]	وار	شاهوار گوشوار	یعنی	لایق شاه و لایق گوش
	انه	شاهانه مردانه	یعنی	لایق شاه و لایق مرد
	گان	شاهگان رایگان در اصل شاهگان و راهگان	یعنی	لایق شاه و لایق انداختن براه
[illegible]	بان	دربان فیلبان	یعنی	نگهبان در نگهبان فیل
	دار	پرده‌دار رازدار	یعنی	نگهبان پرده نگهبان راز
	وان گاهی در اصل بان باشد	پهلوان هندوان	یعنی	نگهبان پهل نگهبان هندی
[illegible]	ناک	غمناک دردناک	یعنی	پیوسته غم پیوسته به درد
	گین	اندوهگین خشمگین	یعنی	پیوسته به اندوه و پیوسته به خشم
[illegible]	کاف	مردک اسپک	یعنی	مرد خرد اسپ خرد
	چه	باغچه طاقچه	یعنی	باغ خرد طاق خرد
	واو	پسرو	یعنی	پسر خرد
[illegible]	یای معروف	کابلی ترکستانی هندی	یعنی	منسوب به کابل منسوب به ترکستان منسوب به هند
	ین	زرین سیمین نگارین	یعنی	منسوب به زر منسوب به سیم منسوب به نگار

ین یای تحتانی کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے نفگن منگن فائدہ دو کلمے جو آپس میں
ترکیب پاتے ہیں پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو پہلے
کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کرتے ہیں نیم من کو نیمن اور سپید دیو کو سپیدیو اور گرد ون
دگردن کہتے ہیں یا کبھی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کرتے ہیں جیسے شپرک اصل میں
شب پرک تھا فائدہ حرف مشدد فارسی میں اصلا نہیں آیا لفظ فرخ اور خرم اور ...
اور نا ور دہن فائدہ وہ تای فوقانی کہ عربی میں ہے کی صورت گرہ لکھتے ہیں مگر جب
اسم خط فارسی کے دراز لکھنا چاہئے جیسے نعمت رحمت سعادت شجاعت اور جہان کہیں
الف اس جمع کا ہو گرد لکھتے ہیں جیسے صلواۃ اور زکوۃ میں فائدہ عربی میں لفظ
ذات واللہ تعالی کا ان جدا اور شار جدا لکھتے ہیں فائدہ نون اور بائے موحدہ جو
کلمے میں باہم متصل ہوں اور دونوں کو میم مشدد سے یا میم مخفف سے بدلنا درست
ہے جیسے سنب اور خسم دنبل اور دمل جنب اور جم فائدہ لفظ
... اور لفظ ... واسطے لشان سے مقرر ہے جب ان لفظوں کے لفظ ...
لفظ در آوسے طرف ... ان کے بھی راجع کرنا ان کا درست
اور ... نظم میں بہتر ہے فائدہ بائے موحدہ زائد اور نون اگر کسی
کلمہ میں آئے جیسے ... بائے موحدہ کو نون کے اوپر مقدم کیا جاتا ہے کیونکہ
حرف زائد درمیان میں لانا خوب نہیں جیسے بنگاہ اور بنیاد فائدہ
جیسے عربی میں دو کلمے باہم آتے ہیں علیحدہ ہوں تو بے معنی ہیں جیسے
حسن بسن بمعنی حیران اسی طرح فارسی بھی ہیں جیسے تار و مار جھکو کہ
تال وبال کہتے ہیں بمعنی پریشان لیکن عربی میں بغیر عطف کے آتے ہیں
اور فارسی میں ساتھ واو عطف کے فائدہ نون جو حرف
کے بعد واقع ہو نون غنہ پڑھا جاتا ہے فارسی میں اس نون کو ظاہر ...

درست نہیں مگر جب کہ اوس پر کسرۂ اضافی یا توصیفی واقع ہو حرف مدہ الف
ہے یا واو وہ واو کہ جس کا ما قبل مضموم ہو یا مدہ وہ یای تحتانی کہ جس کا ما قبل
مکسور ہو جیسے جان او و حضرت او درین میں مثال اضافت کی جان میں
صورت فقرہ ہیں حق فائدہ صیغہ ماضی او صیغہ امر معنی مصدر بھی آتے ہیں
مصرعہ گفت عالم بگوش جان بشنو یعنی گفتن عالم اور جیسے مصرعہ سوز
دل پروانہ مگس را ندہند یعنی سوختن دل پروانہ گفت صیغہ ماضی ہے
بمعنی مصدر اور سوز امر ہے یعنی مصدر فائدہ صیغہ امر کا جو کسی اسم سے مرکب
ہوتا ہے اوس اسم کے واقع ہو تو وہ امر اکثر معنی اسم فاعل کے پیدا کرتا
ہے اور ترکیب میں مضاف ہوتا ہے اوس اسم کا اور وہ اسم اوس کا
مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غریب نواز بندہ پرور پرور اور نواز صیغہ امر
کے پیدا معنی اسم فاعل یعنی پرورندہ بندہ نوازندہ غریب اور کبھی وہ امر معنی اسم
مفعول کے پیدا کرتا ہے جیسے دست پرور یعنی پروردہ دست اور جیسے خدا بخش
یعنی بخشیدہ خدا ہندوستان زای یعنی زادہ ہندوستان فائدہ کبھی ماضی
کسی اسم سے مرکب ہو کے معنی اسم مفعول کے بخشتا ہے جیسے خانہ زاد یعنی زادہ
خانہ اور جیسے دل نہاد یعنی نہادہ دل فائدہ دو حرف قریب المخرج جو
جمع ہوں پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کے دونوں کو آپس میں ادغام
کرتے ہیں جیسے بدتر بتر بہ تشدید تای فوقانی کبھی پہلے حرف کو حذف
کرتے ہیں جیسے بتر بہ تشدید تای فوقانی اور جیسے نیو تر کہ اصل میں و د
تھا اور جیسے آبد کہ اصل میں آب ہند تھا اور جیسے فرو تر کہ اصل میں فرود
تر تھا اور جیسے گمان کہ اصل میں یک گمان تھا مانند و گمان یک گمان
یا کے آخر سے کلمات تازی حذف کیا فائدہ عربی میں جو بعض کلمات

کہ آخر الف ممدودہ ہے یعنی وہ الف جسکے بعد ہمزہ ہے جیسے علما و فضلا
فارسی میں ہمزہ نہ لکھا چاہیے لیکن اضافت میں ہمزہ کی جگہ یائی تحتانی لکھیں
جیسے علماے عصر فضلاے دہر **فائدہ** لفظ کس انسان کیواسطے مقرر ہے
اور واسطے غیر انسان کے لفظ چیز اور چہ جیسے بیت سعدی مرحوم کے
بیت بنا دیلیمن اندر چیز و کس دل × کہ دل بر دوستی کار یست مشکل
فائدہ جس کلمہ کے آخر الف یا یائی تحتانی ہو اور یائے تحتانی نسبت
کی اوسکے آخر لگاویں تو اوس الف کو اور یا کو اور یائے تحتانی کو واو سے
بدلیں جیسے مصطفےٰ مصطفوی انبالہ انبالوی دہلی دہلوی **فائدہ** کہ
بعض کلمات میں واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہیں جیسے نوز مختصر ہنوز
اور گز مختصر کا اور بغداد مختصر باغ داد کا کہ نوشیروان نے وہیں واسطے محکمہ
داد کے ایک باغ بنایا تہا اور آٹھویں روز وہان بیٹھکر داد دیا
کرتا ہے **فائدہ** ... مصدر لازم اور متعدی دونوں ہیں سوختن جلنا
جلانا۔ افروختن روشن ہونا روشن کرنا آموختن سیکھنا سکھانا شکستن ٹوٹنا
توڑنا گسستن ٹوٹنا توڑنا **فائدہ** جس کلمہ کے شروع میں ہمزہ یعنی الف متحرک ہو
وہ الف درمیان کلام میں ساقط ہی ہوتا ہے یعنی پڑھنے میں نہیں آتا اور اوسکی
حرکت ماقبل کو دیتے ہیں مگر اکثر وہ لکھنے میں نہیں آتا اور بعض الفاظ
میں لکھنے میں بھی نہیں آتا ہے جیسے مصرعہ اوست اقرب من زنده بدم
حیف ہو از کے الف کی حرکت ماقبل کو دی پڑھنے سے ساقط کیا اور لکھنے
میں لکھا اور او کے الف کا ضمہ از کی ز کو دیا اور اوس الف کو
پڑھنے اور لکھنے سے دونوں ساقط کیا از و سے زوش ہو گیا **فائدہ**
بعض کلمات کہ آخر ان کے الف ہے بعد الف کے یائی تحتانی کا

لکھنا پڑھنا بخوبی درست ہو جیسے خدا خدائے پارسا پارسائے یکتا
ملک ستے ہو بجز اسکے التماس اپنی من لطف گنہگار کی
یہ ہے کہ ہر ایک زبان کی صرف اور نحو کے قواعد بیشمار ہیں سب کا
بیان کرنا اشکال اور لکھنے پڑھنے والے کو ملال جسقدر قاعدے
ضروری اس مختصر میں درج کئے ہیں جو اونکو ضبط کرے گا باقی قاعدے
کتابوں سے آپ نکل آئینگے اسواسطے زیادہ طول بلا نظم پر تمام کیا

نظم

ہزار شکر ہوا مصدر فیوض تمام — خدا کرے کہ یہ ہو مصدر فیوض انام
یہ میں جمع کیا ہے کہ یادگار رہے — جہان میں میں نہ رہوں مجھسے یادگار رہے
جو فارسی میں ضروری تھا سو بیان کیا — ملال طبع ہوا اسلئے نہ طول دیا
مجھے کرم سے بزرگوں کے ہے امید فلاح — جہان کہیں کہ خطا ہو ادب سے کریں اصلاح
وگر نہ عیب کو ڈھونڈیں مرے بجز رحمت خاص — کریں لفافہ تحفہ ممتاز مجکو با اخلاص
پڑھیں جو فاتحہ شائق پڑھیں وہ بھی ورنہ ملول — بحق احمد مرسل و آلہ الامجاد

الحمد و المنۃ کہ کتاب لاجواب نفع بخش خاص و عام مسمی بکافیہ انام
مصدر فیوض نام کہ فی الحقیقت مصدر فیوض ہے بمقام پریس واقع
شہر آگرہ میں باہتمام لالہ ہنسی دھر
کنہیا لال چھاپہ
شد بخیر
فقط